SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 24, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation for the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمٓ ﴿١﴾ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَىٰةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿٣﴾ مِن
قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِـَٔايَٰتِ اللَّهِ لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ
شَىْءٌ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ﴿٥﴾ هُوَ الَّذِى يُصَوِّرُكُمْ
فِى الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦﴾

ترجمہ: اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سب کا تھامنے والا، (اللہ زندہ ہے اس کے لیے زوال نہیں اور ہر زندہ رہنے والے کی زندگی اُسی سے ہے۔ وہ قائم رہنے والا ہے اور ہر قائم رہنے والے کا قیام اس سے ہے)۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اُسی نے آپ (کے قلب مبارک) پر (یہ) کتاب حق کے ساتھ (ٹھیک طور پر) اُتاری، اُن (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے، جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور اُسی نے توریت و انجیل کو نازل کیا۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 24, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation for the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿٣﴾ مِن
قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ
شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿٥﴾ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ
فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦﴾

ترجمہ: اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سب کا تھامنے والا، (اللہ زندہ ہے اس کے لیے زوال نہیں اور ہر زندہ رہنے والے کی زندگی اُسی سے ہے۔ وہ قائم رہنے والا ہے اور ہر قائم رہنے والے کا قیام اس سے ہے)۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اُسی نے آپ (کے قلب مبارک) پر (یہ) کتاب حق کے ساتھ (ٹھیک طور پر) اُتاری، اُن (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے، جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور اُسی نے توریت و انجیل کو نازل کیا۔

اس سے قبل - لوگوں کی ہدایت کے لیے - اور (اب آپ پر) حق و باطل میں فرق کرنے والا (فرقان، قرآن، دین) بھی اتارا - بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے (اس کی کتاب اس کے رسول کا انکار کیا) ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے - بے شک اللہ ایسا دانا و بینا ہے کہ) اس پر زمین و آسمان کی کوئی چیز چھپی نہیں -

وہی (ذاتِ مطلق) ہے جو تمہارا نقشہ ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے، بناتا ہے (جس کی شانِ ربوبیت، قدرتِ کاملہ کے کمالِ علم کی یہ انتہا ہو وہی اللہ ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں - (اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں) وہ بڑا صاحبِ قدرت و حکمت ہے -

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جزاک اللہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Question Hour جناب سید مظہر علی -

PROJECTS COMPLETED DURING THE LAST FIVE YEARS

27. ***Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Communications be pleased to furnish the following information in respect of completed projects costing more than Rs. 10 million, executed by Pak. P.W.D. during the last five years;

(a) list of works where completion was delayed by six months, 12 months, two years, and over two years, showing the reasons for delay in each case; and

(b) the losses, if any, suffered by the Government in each case due to delay in completion of each project?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Information is being collected and will be placed on the Table of the House in due course.

جناب چیئرمین : جناب سید مظہر علی صاحب ۔ سپلیمنٹری سوال ۔

سید مظہر علی : جناب چیئرمین ! عرض یہ ہے کہ میرا سوال اس طرح تھا ۔

'Will the Minister for Communication be pleased to furnish the follwing information in respect of completed projects costing more than Rs. 10 million executed during the last five years?

جو الفاظ By Pak P.W.D. ہیں اس سے غلط فہمی ہو جاتی تھی چونکہ منسٹری آف کمیونیکیشن P.W.D. سے کام نہیں کراتی ۔

جناب چیئرمین : میں نہیں سمجھا کہ five years سے کیا مطلب ؟

سید مظہر علی : سر! Pak P.W.D. کے کام جو execute ہوئے ۔

Regardless who has carried them out.

By Pak. P.W.D. سے وہ چیز limit ہو جاتی ہے ۔

Mr. Chairman: But this is what you had asked in your question.

سید مظہر علی : سر میرے سوال میں یہ نہیں تھا ۔

جناب چیئرمین : آپ نے بلکہ دس سال کا مانگا تھا اور دس سال کی ریسرچ ہمارا خیال تھا کہ یہ پورا سیشن اس ریسرچ میں گزرے گا تو ہم نے پانچ کر دیا تھا ۔

سید مظہر علی : نہیں سر ! میں نے چیک کیا ہے میرے سوال میں پاک پی ڈبلیو ڈی نہیں تھا ۔ پاک پی ڈبلیو ڈی کا الگ سے سوال میں مانگا تھا ۔ اس میں نہیں تھا بہرحال میرے خیال میں سوال میں یہ تصحیح کر لیں ۔

جناب چیئرمین : جی اگلا سوال نمبر ۲۸ ۔ سید مظہر علی صاحب ۔

PROJECTS EXECUTED BY PAK P.W.D.

28. ***Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Communications be pleased to furnish the following information in respect of completed

[Syed Mazhar Ali]

projects costing more than Rs. 10 million, executed by Pak. P.W.D. during the last five years:

(a) list of works showing estimated costs, tendered cost, the completion cost, and the time specified for completion in the contract agreements;

(b) list of works for which completion cost exceeded the tendered cost by more than 10 per cent together with reasons for the excess; and

(c) list of works in which the cost of extra items of works not covered by the agreement items exceeded 10 per cent of the total accepted tendered cost with reasons therefor?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Information is being collected and will be placed on the Table of the House in due course.

جناب چیئرمین : اس کا بھی وہی جواب ہے ۔

سید مظہر علی : جی ہاں ! اس میں بھی میری وہی عرض ہے ۔

جناب چیئرمین : اچھا ۔ اگلا سوال نمبر ۲۹ ۔ مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

ORIENT ARABIC TEACHER

29. ***Maulana Kausar Niazi** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that BPS-10 is given to the Orient Arabic Teachers in Sind Province and Islamabad while BPS-9 is given to Arabic Teachers in NWFP: and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative the reason of this disparity?

Syed Sajjad Haider (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): (a) It is not fact that BPS-10 is given to the Oriental Arabic Trachers in Sind Province or Islamabad. In fact BPS-9 is given to the Arabic Teachers in Sind, *i.e.* the same as NWFP. In Islamabad, BPS-15

is given to B.A., B.Ed. Arabic, Urdu, Persian and English Teachers. There is no provision for employment of O.T. Teachers in this establishment.

(b) the answer to (a) above is not affirmative.

Mr. Chairman: Any supplementary question? (Pause) No.

Next Question, 30, Jenab Mirdad Khel Sahib.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۳۰، میر داد خیل صاحب۔

EXTENSION OF TENURE OF V.C. OF ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

30. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the period of tenure of the present Vice Chancellor of Allama Iqbal Open University is being extended further; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the reasons therefor?

Syed Sajjad Haider (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): (a) Yes, the tenure of appointment of the present Vice-Chancellor has been extended further from 9-8-1987 to 14-3-1990.

(b) The present Vice-Chancellor has been allowed the fresh term by the Chancellor (President of Pakistan) "in order to provide continuity in the programmes and policies of the University."

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟ جناب پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا محترم وزیر اس پر روشنی ڈالیں گے کہ جن اسباب کی بنا پر یہ توسیع دی گئی ہے یعنی to provide continuity یہ تو دراصل ہر یونیورسٹی اور ہر وائس چانسلر کے لیے درست ہوتا ہے۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, that is a matter of opinion and I may agree with him at this stage.

Mr. Chairman: Right. Any other supplementary?

Prof. Khurshid Ahmed: No.

Mr. Chairman: Next question. Mir Dad Khel Sahib.

PRODUCTION CAPACITY OF T.I.P.

31. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present annual production capacity of Telephone Industry of Pakistan; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government for its further expansion; if so, by when?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (Read by Mr. Feteh Muhammad M. Hasni) (a) Present production capacity of Telephone Industries of Pakistan is as under:—

Item Manufacture		Quantity in Nos.
(i)	Public Exchange Lines....................	50,000 Per Annum
(ii)	Private Automatic Branch Exchange Lines..................................	10,000 Per Annum
(iii)	Telephone Sets................................	1,00,000 Per Annum
(iv)	Teleprinter Machines......................	1,500 Per Annum
(v)	(a) Typewriter Standard..............	2,000 Per Annum
	(b) Typewriter Portable................	5,000

جناب چیئرمین : شکریہ ! کوئی ضمنی سوال ؟ پروفیسر خورشید احمد

پروفیسر خورشید احمد: اس وقت جو ضروریات ہیں ان کے بارے میں ان کی مناسب سے پروڈکشن کا کیا تناسب ہے ؟

جناب فتح محمد ایم حسنی (وزیر مملکت برائے مواصلات): جی اس وقت ہمارے پاس تقریباً ساڑھے چار لاکھ کے قریب درخواستیں پڑی ہوئی ہیں اور سالانہ ایک لاکھ ٹیلیفون دیتے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا جس رفتار سے آپ کے یہاں پیداوار چل رہی ہے اس سے آپ کتنے عرصے میں بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر سکیں گے ۔ کیا کوئی پلان ایسا آپ نے بنایا ہے کہ تین سے پانچ سال کے اندر اندر جو مستقبل کی ضروریات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے کتنے ایکسچینج تیار کیے جا سکتے ہیں اور کتنے ٹیلیفون تیار کیے جا سکتے ہیں ۔

جناب فتح محمد ایم حسنی : ۱۹۸۸ء میں ہماری اپنی فیکٹری کام شروع کرے گی جس سے ہماری پیداوار بڑھ جائے گی اور کسی نہ کسی حد تک ہم اس کو پورا کر سکیں گے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! سید منظور علی صاحب ۔

سید منظور علی: میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ یہ بتائیں کہ پی اے بی ایکس لائنز جو کہ ٹی اینڈ ٹی بنا رہا ہے ' ان کی قیمت ' جو پرائیویٹ انٹرپرائزز میں کمپنیاں بنا رہی ہیں اس سے دوگنی اور تین گنی کیوں ہے ؟

جناب چیئرمین : جناب وزیر صاحب

جناب فتح محمد ایم حسنی : اس کے لیے فریش نوٹس چاہیے سر ۔ یہ سوال اس سے متعلق نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا انفارمیشن نہیں ہے آپ کے پاس ؟

جناب فتح محمد ایم حسنی : نہیں سر ۔ فریش نوٹس چاہیے ۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۳۲، جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب

NUMBER OF PH. D. TEACHERS IN ALL THE UNIVERSITIES

32. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number of Ph. D. teachers in the Universities of all the four provinces of the country in 1987; and

(b) the total number of Teachers proposed for Ph. D. study in 1987?

Syed Sajjad Haider (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): (a) At present there are 1004 Ph. D. teachers serving in the Universities of the country.

(b) During the year 1987, about 98 Teachers are expected to be nominated for Ph. D. studies under various programmes.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب۔ ضمنی سوال

پروفیسر خورشید احمد: کیا محترم وزیر اس بات کو محسوس نہیں کرتے کہ دنیا کے موجودہ تعلیمی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے یونیورسٹی ٹیچر کے لیے پی ایچ ڈی اب کم سے کم کوالیفیکیشن سمجھی جا رہی ہے۔ گو ٹیکنیکلی ہمارے یہاں ایم ایس سی بھی ہوں گے لیکن اس وقت فی الحقیقت پی ایچ ڈی کم سے کم کوالیفیکشن تسلیم کی جا رہی ہے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے ہاں پی ایچ ڈی اساتذہ کی تعداد بڑی کم ہے اور ان میں اضافے کی رفتار بڑی سست ہے۔ کیا اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ سپیشل پروگرام بنا کر ملک میں آپ اساتذہ کے لیے پی ایچ ڈی ٹریننگ کا انتظام کریں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اگلے سوال میں اس کا جواب آ رہا ہے۔ اس وقت یہ ضمنی سوال دوبارہ دہرایئے۔

پروفیسر خورشید احمد: جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۳۳

STUDENT-TEACHER IN PRIMARY SCHOOLS

33. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether a student-teacher ratio in the Primary Schools has been fixed, if so, the maximum size of each class; and

(b) whether religious education in the Primary Schools is imparted by a qualified person in that field?

Syed Sajjad Haider: (a) For the Planning purpose a class-room in a Primary School is planned for 45 students. Generally a new section is opened when the number exceeds 50.

(b) The position is as follows:—

(i)	Mosque Schools (Class I-III)	Imam of the Mosque teaches *Nazira Quran*.
(ii)	Others schools	Class Teachers are called upon to perform this function for reasons of economy.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! سوال یہ تھا کہ دینی تعلیم کے لئے ایسے اساتذہ ہیں جو اس کی صلاحیت اور علم رکھتے ہوں۔ آج دینی تعلیم سب سے زیادہ مظلوم سبجیکٹ ہے اور جس استاد کو چاہے اس کو ا ب کا بھی علم نہ ہو کہہ دیا جاتا ہے کہ جاؤ اور طالب علموں کو پڑھاؤ۔ سوال کا اصل مقصد یہ تھا کہ آپ یہ بتائیں کہ کوئی انتظام دینی تعلیم کے لیئے، حتیٰ کہ قرآن کی تعلیم کے لیے جو لازمی ہے کہ آٹھویں جماعت تک پڑھائیں اور پورا قرآن شریف آپ پڑھوا دیں، کیا گیا یا نہیں اور

[Prof. Khurshid Ahmed]

اگر کیا گیا ہے تو اس کی کیا پروپورشن ہے، کیا وسائل ان کے لیے آپ نے فراہم کیے ہیں۔ کیونکہ جواب میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو واضح نہیں کیا گیا۔

Class Teachers are called upon to perform this function for reasons of economy.

کیا ساری اکانومی، تعلیم کے لیے اور دین کے لیے ہی رہ گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب رانا صاحب۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you, Sir. I would like to submit Sir, that at the primary school level Islamiat including *Nazira Quran* in addition to some lessons of Islamiat and social studies and language courses are incorporated in the text books. Teachers are generally qualified to teach this level of Islamiat in more specific terms in Mosque Schools in class I to III. *Paish Imams* are adequately qualified to teach *Nazira Quran* and Islamic Studies. In other primary schools from class I to V Matric teachers teach all courses including Islamiat and *Nazira Quran*. These teachers have adequate background and academic training upto Martriculation and PTC courses to teach Islamiat confidently. Sir, this is again a matter of opinion. Thank you.

Prof. Khurshid Ahmed: It is a question of facts, not of opinion.

جناب چیئرمین: جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: کیا محترم وزیر یہ بتائیں گے کہ مکتب سکول میں جو ٹیچر ہے، جو عام مضامین پڑھاتا ہے اس کی تنخواہ کتنی ہے؟ اور جو اسلامیات پڑھاتا ہے، امام مسجد، اس کو کتنا معاوضہ ملتا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب رانا صاحب۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Sorry Sir, I don't have this information.

Mr. Chairman: Information is not available right now. Shad Muhammad Khan Sahib.

جناب شاہ محمد خان: یہ "نظریہ قرآن" ہے یا "ناظرہ قرآن" ہے؟

جناب چیئرمین: یہ "ناظرہ" ہے۔

Mr. Shah Muhammad Khan: That must be corrected, Sir.

نظریہ پاکستان بڑا عجیب ہے۔

جناب چیئرمین: عاقلاں پے نکتہ نے روند۔ اگلا سوال ۳۴۔

PH.DS AND M. PHILS. IN THE COUNTRY

34. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi** (put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of Ph. Ds. or M. Phils in the country, subject-wise;

(b) the number of Ph. Ds or M. Phils produced by institution/study centres within the country since their inception, institution or centre-wise;

(c) whether adequate and suitably qualified staff is available at these centres to fill the sanctioned posts for the teaching of Ph. D. and M. Phil courses; and

(d) the normal tenure of the Heads of these centres or institutions and how often they are changed in practice?

Syed Sajjad Haider: (a) The total number of Ph. Ds. or M. Phils in the Universities is as under:—

Ph.D.	M. Phil
1004	166

The Subject-wise number is at Annex A.

[Syed Sajjad Haider]

(b) The centres have so far produced a total of 32 Ph. Ds. and 135 M. Phils. centre-wise details are given at Annex B.

(c) Yes.

(d) The Heads/Directors of the centres are appointed by the Federal Government from amongst the specialist in the relevant field. There is no fixed tenure for these jobs.

Annexure-I

SUBJECT-WISE PH.DS AND M. PHILS

S. No.	Subject	Ph.D	M. Phil
1	2	3	4
1.	Arabic	10	—
2.	Economics	22	6
3.	English	8	—
4.	Fine Arts	1	—
5.	French	1	—
6.	Geography	9	3
7.	History	19	4
8.	Islamic Studies	20	—
9.	Journalism	2	1
10	Persian	11	—
11.	Philosophy	11	—
12	Political Science	9	1
13.	Psychology	43	—
14.	Sociology	4	—
15.	Punjabi	2	—
16.	Urdu	23	—
17.	Botany	48	12

1	2	3	4
18.	Chemistry	146	13
19.	Chemical Technology	14	—
20.	Geology	24	2
21.	Mathematics	52	25
22.	Pharmacy	40	11
23.	Physics	57	11
24.	Statistics	9	1
25.	Zoology	35	4
26.	Business Administration	2	—
27.	Public Administration	3	—
28.	Sindhi	3	—
29.	Education	38	1
30.	Law	5	—
31.	Islamic Culture	1	—
32.	International Relations	10	1
33.	Library Science	1	—
34.	Muslim History	1	—
35.	Fresh Water	4	—
36.	Physiology	3	2
37.	Microbiology	9	—
38.	Islamic History	4	—
39.	Social Work	1	—
40.	Bio-chemistry	11	3
41.	Genetics	2	4
42.	Commerce	1	—
43.	Institute of Clinical Psychology	2	—
44.	HEJ Institute of Chemistry	7	—
45.	Archaeology	2	—
46.	Pushto	2	—
47.	Computer Science	3	—
48.	Faculty of Law	1	—
49.	Commerce & Business Admin.	1	—

1	2	3	4
50.	Agriculture College	2	—
51.	Agriculture	3	—
52.	Engineering	2	—
53.	Anthropology	2	1
54.	Biology	21	4
55.	Earth Sciences	4	—
56.	Admin. Sciences	2	11
57.	Institute of Language	2	—
58.	Usool-ud-din	2	—
59.	Agriculture Science	2	—
60.	Basic Science	2	1
61.	Women Education	1	—
62.	Tech. & Voc. Education	1	—
63.	Iqbaliat	1	—
64.	Chemical Engineering	6	1
65.	Civil Engineering	115	3
66.	Electrical Engineering	9	5
67.	Mech. Engineering	11	6
68.	Metallurgical Engg.	9	1
69.	Mining	1	—
70.	Architecture	3	—
71.	City and Reg. Planning	1	—
72.	Chemical & Fuel Engg.	3	1
73.	Mech. + Industrial	1	—
74.	Electronic + Computer Science	2	—
75.	Electrical	2	1
76.	Sciences	2	6
77.	Humanities	2	3
78.	Agronomy	10	4
79.	Soil Science	10	1
80.	Plant Breeding & Genetics	8	—
81.	Horticulture	4	—
82.	Entomology	10	—
83.	Plant Pathology	7	—
84.	Forestory Range Management	1	—
85.	Animal Breeding & Genetics	4	—

1	2	3	4
86.	Nutrition	3	—
87.	Live Stock Management	6	—
88.	Poultry Husbandry	4	—
89.	Anotomy	4	1
90.	Pathology	2	—
91.	Microbiology	2	1
92.	Paracitology	4	—
93.	Physiology and Pharachology	2	—
94.	Animal Reproduction	5	—
95.	Agri-Economics	7	1
96.	Farm Management	3	—
97.	Agri. Marketing	1	—
98.	Rural Sociology	1	—
99.	Basic Engineering	2	1
100.	Farm Machinery and Power	1	1
101.	Food Technology	2	—
102.	Fibre Technology	1	—
103.	Chemistry and Bio-Chemistry	5	1
104.	Agri.-Education	2	—
105.	Agri. Extension	5	—
106.	Agri-Chemistry	7	—
107.	Plant Breeding	12	—
108.	Plant Protection	3	1
109.	Agro-Polytechnic	1	—
110.	Farm Power Management	3	—
111.	Irrigation Drainage	1	1
112.	Animal Husbandry	2	1
113.	Development of Studies	4	1
114.	Clinical Medical Surgery	—	1
115.	Home Economics	—	1
	Total	1004	166

Annexure "B"

S. No.	Name of the Centre	M. Phil	Ph. D
1	2	3	4
1.	Centre of Excellence in Solid State Physics, University of the Punjab, Lahore	43	1
2.	Centre of Excellence in Physical Chemistry, University of Peshawar, Peshawar	14	13
3.	Centre of Excellence in Analytical Chemistry, University of Sind, Jamshoro	12	11
4.	Centre of Excellence in Psychology, Quaid-i-Azam University Islamabad	3	—
5.	Centre of Excellence in Marine Biology, University of Karachi, Karachi	16	4
6.	Centre of Excellence in Water Resources Engineering, University of Engineering and Technology, Lahore	26	1
7.	Centre of Excellence in Mineralogy, University of Baluchistan, Quetta	4	—
8.	Centre of Excellence in Geology, University of Peshawar, Peshawar	—	—
9.	Centre of Excellence in Molicular Biology, University of the Punjab, Lahore	—	—
10.	Area Study Centre for Central Asia, University of Peshawar, Peshawar	—	—
11.	Area Study Centre for Europe, University of Karachi, Karachi	—	—
12.	Area Study Centre for South Asia, University of the Punjab, Lahore	—	—
13.	Area Study Centre for Africa, North & South America, Quaid-i-Azam University, Islamabad	12	—
14.	Area Study Centre for Far East & South East Asia, University of Sind, Jamshoro	2	1
15.	Area Study Centre for Middle East & Arab Countries, University of Baluchistan, Quetta........	—	—

1	2	3	4
16.	Pakistan Study Centre, University of Karachi, Karachi	—	—
17.	National Institute of Pakistan Studies, Quaid-i-Azam University, Islamabad	2	—
18.	Pakistan Study Centre, University of Peshawar, Peshawar	—	—
19.	Pakistan Study Centre, University of Sind, Jamshoro	1	1
20.	Pakistan Study Centre, University of the Punjab, Lahore	—	—
21.	Pakistan Study Centre, University of Baluchistan, Quetta	—	—

جناب چیئرمین : ضمنی سوال - پروفیسر صاحب آپ کا اس میں سوال تھا -

پروفیسر خورشید احمد : جی ہاں ، میں اس سے پہلے سوال کر چکا ہوں کہ ذرا آپ اس فہرست پر نگاہ ڈالیئے اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتنے اہم مضامین ہیں اور ان میں کتنے کم پی ایچ ڈی ہمارے پاس ہیں - یہ پورے ملک کا ڈیٹا ہے - حکومت اس بارے میں کیا اقدام کر رہی ہے اور جیسا کہ میں نے تجویز پیش کی تھی - یعنی اس سے پہلے آپ لوگوں کو باہر بھیجتے رہے ہیں جس میں ایک شخص پر غالباً دس لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے - کیا اس کا انتظام آپ کریں گے کہ ملک میں خصوصاً ٹیچرز کے لیے جس طرح قائداعظم یونیورسٹی نے سائنس کے اساتذہ کے لیئے یہ کام کیا تھا ، باقی تمام مضامین کے لیے بھی یہ انتظامات کیے جائیں -

Mr. Chairman: Rana Naeem Mahmud Khan Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Mr. Chairman. Sir, if you look at the number of teachers who have Ph. Ds. and M. Phils given in the previous question at 1004, frankly speaking Sir, when I saw I was rather pleased to see it. I did not know that in Pakistan we had so many Ph. Ds. teachers. However, Sir, this is precisely.........

Prof. Khurshid Ahmed: Is this concisely in the knowledge of the Minister of Education?

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, I am just filling in for him.

Mr. Chairman: Right.

Rana Naeem Mahmud Khan: Frankly Sir, this is precisely the reason why all these institutions, these Centres for Excellence in Studies, Area Study Centres, Pakistan Study Centres have been established so that our dependency on sending teachers abroad for further training in Ph. Ds. should be curtailed and we should develop our own resource of training teachers in the Ph. D. and M. Phil courses. Some of these institutions you will see Sir, are working fairly well, the others, in fact, I have also been personally disappointed to see are not doing well. The reason is that we do not have the basic teachers to conduct the teaching part of these institutions. These institutions besides teaching are also conducting research and development in these areas of their education. Thank you.

Mr. Chairman: Professor Sahib your question pertained to the information contained in Annexure 'B' and there you would see you were asking what facilities have been created or are going to be created within the country for producing M. Phils or Ph. Ds within the country. Now the facilities are all there but if you would look at the list particularly on page 8 from S. No. 9 to 21, practically the Centres of Excellence exist but there is no production, no output.

Prof. Khurshid Ahmed: There is no excellence there.

Mr. Chairman: The question of excellence does not arise because they have produced nobody. The question of excellence would arise much later.

Prof. Khurshid Ahmed: Exactly that was my point that while in physical sciences we are in a slightly better position but in social sciences, in humanities, the situation is appalling. For example, in Centre of Excellence in Geology, University of Peshawar, there is no Ph. D.

Mr. Chairman: Only two areas—Physics and Chemistry. In Molecular Biology nobody and in Geology there is nobody.

Prof. Khurshid Ahmed: In Geology there is no one, in Molecular Biology nobody, Central Asian Studies, Area Study Centre for Europe, Area Study Centre for South Asia, again, Pakistan Study Centre, Karachi as well as Peshawar, Lahore, Quetta—neither do we have M. Phils nor Ph. Ds. This is not a situation on which we can be proud of. We have to rectify the situation.

Rana Naeem Mahmud Khan: Mr. Chairman, Sir, these are the number of teachers or students produced by these centres.

Prof. Khurshid Ahmed: Not of students.

Rana Naeem Mahmud Khan: People who are produced by these centres.

Prof. Khurshid Ahmed: No. No. This data deals with qualified staff in these centres.

Mr. Chairman: The first part deals with qualified staff, part (b) deals with the students produced by these centres.

Rana Naeem Mahmud Khan: Yes, Sir.

Prof. Khurshid Ahmed: That is right but even if you look at part one you will find that most of these fields have one or two persons who have Ph. D. In whole of the country.

Mr. Chairman: I think this is one of those subjects which require a detailed discussion in the House. If somebody would bring a motion on discussion of Education Policy..........

Prof. Khurshid Ahmed: I have already moved that, Sir. It is already there.

Mr. Chairman: That is right. Then, I think all these questions would come in there.

Next question. Janab Shirin Dil Khan Niazi Sahib.

EDUCATION TASK COMMITTEE

35. ***Major. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi** (Put by Sardar Khizar Hayat Khan): Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has constituted an "Education Task Committee";

(b) The date of the last meeting of the said Committee;

(c) whether the Government has any proposal under consideration to associate Members of the Parliament with the said Committee;

(d) whether the said Committee has the power to go into the question of closure of the Educational institutions in the province of NWFP which are lying closed since March, 1987, and suggest remedial measures to re-open them; and

(e) whether the University Grants Commission has undertaken in depth studies of the following problems:

(i) University Teachers problems;

(ii) Students problems in the University;

(iii) improvement of Education and Research in Universities?

Syed Sajjad Haider: (a) Yes. Education Task Committee was constituted by Ministry of Education on 31st March, 1983. Objectives of the E. T. C. are Annexured.

(b) Last meeting of the Education Task Committee was held on 13th November, 1985.

(c) E. T. C. is basically an internal forum of the Ministry of Education and attached institutions. There are no outside members.

(d) This does not fall under the purview of the Education Task Committee which is a Federal forum.

(e) Yes. The reports prepared by University Grants Commission are appended. Committees have also been constituted to update aforesaid reports. In order to undertake fresh studies on the academic and other problems of students and teachers, the following two Committees have been constituted:—

(a) *Committee on problems of students.*—This Committee is headed by a former Chairman of University Grants Commission and has been constituted since December, 1986. The Committee have visited all the provices and its report is expected shortly.

(b) *Committee on improvement of academic standards of higher education.*—This Committee consists of 5 *Vice*-Chancellors and will submit a report for improvement of University education and research including:—

(a) entire structure and terms and conditions of service of teachers.

(b) provision of incentives for acquiring higher academic qualifications and producing research work;

(c) grant of incentives to the teachers for conducting research on international level.

OBJECTIVES OF EDUCATIONAL TASK COMMITTEE

1. Discuss, share and exchange views concerning the causes of deteriorating standards of education in Pakistan.

2. Identify problems, issues, concerns and bottlenecks responsible for falling standards of education at various levels.

[Syed Sajjad Haider]

3. Determine sectoral and sub-sectoral priorities in education *vis-a-vis* national priorities within the framework of 6th Fiver Year Plan.

4. Prepare system analysis based on comprehensive, short range (2 years) and long range (5 years) innovative programmes, alternative implementation plans and strategies with detailed financial implications.

5. Recommend policy guidelines to the Government to facilitate decision-making at various level of education.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

Prof. Khurshid Ahmed: Supplementary, Sir. The last meeting of the Education Task Committee was held on 13th November, 1985.

اس کے بعد کام کی کیا progress ہے !

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, since then there have been no meetings of the particular committee.

Mr. Chairman: This is what the Professor Sahib is saying.

Rana Naeem Mahmud Khan: However, under the Ministry of Education there is another organization called the National Education Council with the objectives:

— to evaluate performance and achievements in the field of education in Pakistan;

— to serve as a brain trust and a think tag on education, for consultations on various educational problems and issues;

— to advise the Government on changes in educational programmes consistent with changing needs and aspirations; and

— to carry out a nation-wide survey on the curriculum and in the light of findings to make recommendations to the Government.

Sir, this Committee is functioning and to some extent fulfilling the requirements of the Government. Thank you, Sir.

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, that is not the answer to my question. Let us see the objectives of the Education Task Committee which are spelt out in the latter part of the answer. These are:

(1) Discuss, share and exchange views concerning the causes of deteriorating standards of education.

(2) Identify problems, issues, concerns and bottlenecks responsible for falling standards of education at various levels.

(3) Determine sectoral and sub-sectoral priorities in education *vis-a-vis* national priorities within the framework of the 6th Five Year Plan.

(4) Prepare system analysis, comprehensive, short range (2 years) and long range (5 years) innovative programmes, alternative implementation plans and strategies with detailed financial implications.

(5) Recommend policy guidelines to the Government to facilitate decision making at various level of education.

My question was that these were the tasks assigned to this Committee which is an internal committee not the external committee and the Sixth Five Year Plan is very much supposed to be under implementation and the Task Force has not met from 13th November, 1985 even once. Have the educational objectives been achieved? The deteriorating standards—what has been done to set them right or just to sleep over it? Is this the way you want to treat education?

Mr. Chairman: The answer is in part (c) which you have yourself repeated that it is an internal forum of the Ministry of Education.

حساب دوستان در دل باشد

حساب دوستان در دل

اور تعلیم in the dust bin

پروفیسر خورشید احمد :

Mr. Chairman: Next question. Mr. Javed Jabbar.

LICENSED CIVIL PILOTS

36. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) the total number of licensed civil pilots for all types of aircrafts in the country holding valid licenses as on April 30, 1987;

(b) the number of pilots who obtained their licenses during 1985 and 1986; and

(c) the names of institutions/clubs, airlines etc. authorised to issue licenses to pilots to fly aircrafts?

Rana Naeem Mahmud Khan: (a) 861.

(b) 1985—49 1986—30

(c) Director General, Civil Aviation Authority.

Mr. Chairman: Any supplementary? No.

پروفیسر خورشید احمد: اس میں نعیم صاحب بچ جائیں گے ۔

Mr. Chairman: Next question. Mr. Javed Jabbar.

37. ***Mr. Javed Jabbar** (Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of post offices in the country as on April 30, 1987, with province-wise break up; and

(b) the criteria applied to the opening of a new post office?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) There are 12014 post offices in the country. The province-wise break up is under:

Name of Province	No. of post offices
Sind	1777
Baluchistan	359
Punjab	7619
N.W.F.P	1793
Azad Kashmir	354
Northern Areas	112
	12014

(b) The criteria applied for opening of a new post office is as under:

(i) New post offices are opened only in public interest at places, which do not have a post office within a radius of 5 Kms. As the Post Office is a commercial organization, the new office should also be self-supporting financially. In rural areas an unremunerative post office may be opened provided the expected loss in running that office does not exceed Rs. 900 per annum. These conditions are occasionally related in respect of localities which are *Marakiz* of the Integrated Rural Development Programme.

(ii) Besides the post offices opened for the benefit of general public, the Department also opens a post office to serve the interest of a big organization provided the loss in running that office is borne by the party concerned.

Mr. Chairman: No supplementary. Next question.

38. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Prof. Khurshid Ahmed): Will the Minister for Communications be pleased to state the measures being taken by the Post Office to improve the speed of mail delivery?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: The following measures have been taken to improve the speed of mail delivery:

(i) During the last one year four new rapid mail services have been introduced to improve the speed of mail transmission and delivery both inside and outside the country as indicated below:

(a) Urgent Mail Sevice, (b) Airex Service, (c) Local Packet and Parcel Service in the domestic sector, and (d) Data Post in the International Sector.

(ii) A National Mails Committee consisting of all Postmasters General and public representatives headed by a retired Director General of Post Office Department has been constituted to examine the different aspects of mail services and to recommend appropriate measures to improve operational efficiency.

(iii) The scheme of Post Code System of delivery is in an advanced stage of study and is likely to be implemented by January, 1988.

(iv) The minimum educational qualifications for directly recruited postmen has been enhanced from middle to Matriculation and their scale of pay also enhanced from BPS-4 to BPS-5.

(v) The delivery staff is liberally granted interest free loans to purchase cycles to improve their speed while delivering mails.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔ ضمنی سوال ۔

پروفیسر خورشید احمد: میرا سب سے پہلا ضمنی سوال تو اس کے متعلق ہے کہ بنیادی پے سکیل میں ۴ سے ۵ میں ترقی دینے کا تو بہت بہت شکریہ لیکن efficient allocation کے لئے اور پوسٹ مین کا جو بنیادی کام ہے اس کو انجام دینے کے لیے کیا کوئی بنیادی فیصلہ آپ لوگ کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ زیادہ باصلاحیت افراد یہ کام کر سکیں اور دوسرا اس کے پانچویں حصے کے متعلق ہے کہ یہ جو سائیکلیں آپ

ان کو قرض پر دے رہے ہیں، سائیکل فراہم کرنا تو میں سمجھتا ہوں کہ شعبے ذمہ داری ہونی چاہیئے تاکہ پوسٹ مین بروقت ڈاک deliver کر سکیں، آخر وہ کب تک پیدل یہ کام کریں گے، کیا حکومت ان باتوں پر غور کرنے کے لیے تیار ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسینی: جہاں تک سائیکل دینے کا سوال ہے تو وہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سائیکلیں ان کی اپنی ملکیت ہیں صرف ہم اتنا کر سکتے تھے کہ ان سے سود نہ لیں ہم نے سود ان سے نہیں لیا، جہاں تک جناب کے دوسرے سوال کا تعلق ہے تو اس کے لیے فریش نوٹس کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ تھا کہ کیا سائیکل ان کو مفت فراہم نہیں کیے جا سکتے۔

پروفیسر خورشید احمد: یعنی حکومت اس پر غور کرے۔

سردار فتح محمد ایم حسینی: حکومت غور کرے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! ضمنی سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر موصوف اس بات سے واقف ہیں کہ پرائیوٹ سیکٹر میں ڈاک کی ترسیل کے لیے ادارے وجود میں آگئے ہیں اور یہ جو پرائیویٹ سیکٹر میں آئے ہیں یہ دراصل حکومت کا ڈاک کی ترسیل کا جو نظام ہے اس پر لوگوں کی بے اعتمادی ہے اور اس میں جو تاخیر ہوتی ہے کیا حکومت سوچنے کے لیے تیار ہے کہ اس نظام کو تبدیل کرے یا دنیا کے دوسرے ممالک میں جس طریقے سے کارپوریشن بنا کر اس کام کو ری آرگنائز کیا جا رہا ہے اسکی طرف آپ کوئی توجہ دینے کیلئے تیار ہیں؟

سردار فتح محمد ایم حسنی: جہاں تک کارپوریشن بنانے کا سوال ہے ہم اس پر غور کر رہے ہیں کہ اس کو کارپوریشن بنایا جائے جہاں تک سروسز کا تعلق ہے ہم نے اس میں بہت ساری تبدیلیاں کی ہیں ہمارے اور پرائیویٹ کمپنیوں کے ریٹوں میں بہت فرق ہے۔ تقریباً ریٹوں میں ہمارے اور ان کے درمیان ففٹی ففٹی کا فرق ہے۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب کی جو تجاویز ہیں ان کا منشا یہ تھا کہ کیا حکومت یا آپ کا محکمہ ان پر غور کرنے کے لیے تیار ہے؟

سردار فتح محمد حسنی : جی ہاں، ہم پہلے ہی اس کو کارپوریشن بنانے پر غور کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا سوال سید مظہر علی صاحب۔

TELEPHONES OVER-BILLING

39. ***Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of complaints received by the Telephone Department regarding over-billing during the last three years;

(b) the measures being adopted by the Department to resolve this problem; and

(c) the measures being adopted by the Department to eliminate the recurring problems of cross-talk, dropping of lines, static noice, etc. experienced by the users of telephones?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) 98445 (July 1984—June 1987).

(b) To settle the complaints of excessive billing a committee comprising Technical and Accounts officers of the Department has been constituted at the divisional level. This committee reviews the complaints of the subscribers. If a subscriber is not satisfied with the decision of this committee he has the right to appeal to the Regional Review Panel comprising General Manager of the Region. Representative of Chamber of Commerce and Industry and Press Information Department.

The appeal is thoroughly looked into and is decided on merit. Besides, these administrative measures, regular checks are made right from the switch room to the subscriber premises to ensure unauthorised connection. If the subscriber is not satisfied with the Regional Review Panel decision, he has also a right to take up the matter for arbitration by the Director-General T & T.

(c) Most of the technical problems are mainly due to overloading. Besides some of the equipment has outlived its life. All

efforts are being made to expand and improve the system within the available resources.

جناب چیئرمین، کوئی ضمنی سوال؟

سید منظور علی: جناب وزیر موصوف صاحب دیکھیں گے کہ زائد بلوں کی وجہ سے ۹۸۴۴۵ جو شکائتیں ہیں وہ ۳۲ ہزار فی سال ہیں آپ نے بڑا اچھا لمبا طریقہ بتایا ہے مگر اس کے باوجود بہت سے لوگوں کو یہ شکایت اپنی جگہ ہے تو کیا آپ کوئی ایسی مشین call locking system اس پر لگانے پر غور کریں گے کیا یہ ممکن ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی: جناب چیئرمین! اس وقت اوور بلنگ کی شکایات بہت زیادہ ہیں ہم اس وقت optical fibres تاریں بچھا رہے ہیں ریڈیو لنک کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے درمیان ہم قائم کر رہے ہیں تو اس سے آج کل اوور بلنگ کا جو مسئلہ ہے وہ حل ہو جائے گا۔

سید منظور علی: اس سے اوور بلنگ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اوور بلنگ جن وجوہات کی بنا پر ہوتی ہے وہ سب کو پتہ ہیں اس سے اوور بلنگ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں نے جو آپ سے عرض کی تھی کہ ٹیلیفونوں کی جو شکایات ہیں ان کے لئے بعض ممالک میں ایسی مشینیں ملتی ہیں وہ اس پر لگا دیں تو وہ مہینے بھر کی کالز کو لاک کرے گا اور اپنے بل کو وہ کراس چیک کرے گا۔ کیا یہ ممکن ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی: جی ہاں ہم اس وقت ڈیجیٹل سوئچ سسٹم کو اس ملک میں انٹروڈیوس کر رہے ہیں اس سے بھی اوور بلنگ پر کافی اثر پڑے گا۔ چونکہ ہمارے پاس پرانا سسٹم ہے لیکن ڈیجیٹل سسٹم سے آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کہاں آپ نے کالز کیں اور کہاں سے کالز آئیں یہ بہت ساری چیزیں ہیں جو کسی حد تک اوور بلنگ کو روک سکتی ہیں۔

سید منظور علی: میرے سوال کے جواب میں یہ جو کراس ٹاک static noise

[Syed Mazhar Ali]

جو ہوتا ہے ان کولائنز کا پرابلم ہوتا ہے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ

this is due to over-loading and all efforts has been made to expand and improve the system within the available resources.

کیا اس کو وزیر موصوف elaborate کریں گے - نمبر دو میں نے دیکھا ہے کہ ۸۷-۱۹۸۵ء میں ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ کو ۲۹۲ کروڑ کا منافع ہوا ہے اور ۸۸-۸۷ء میں یہ منافع ۴۹۸ کروڑ منافع projected ہے جو کہ ۵۷ فیصدی دو سال میں increase ہوا ہے کیا پرافٹ کی خاطر ہم پرافٹ plough نہیں کر رہے جس کی وجہ سے ہمارا سسٹم اتنا اچھا نہیں ہے جتنا ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین : جناب سردار صاحب

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب چیئرمین صاحب! میں نے پہلے ہی عرض کیا اوور بلنگ اور کراس ٹاک کے لیے ہم optical fibres ریڈیو لنک سپیشل میٹیننس کا پروگرام کیا ہوا ہے ہم ایک ایکسچینج سے دوسری ایکسچینج تک ریڈیو لنک لگائے ہیں جس سے کراس ٹاک نہیں ہو سکے گی۔

قاضی حسین احمد : اوور بلنگ کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ بلنگ کا نیا طریقہ ہمارے پیش نظر ہے یہ کب تک یہاں پر رائج ہو سکے گا - کیونکہ جو بیرون ملک کالز ہوتی ہیں جن لوگوں کو یہاں سے براہ راست بیرون ملک کالز کرنے کے لیے ٹیلیفون ملا ہوا ہے اس کا جو بل آتا ہے اس میں ساری detail ہوتی ہے ساری تفصیل ہوتی ہے کہ کہاں کال کی گئی ہے اور کس وقت کی گئی ہے اور کس نمبر کو کی گئی ہے، لیکن اندرون ملک جو بلز ہیں ان میں یہ تفصیل نہیں ہے تو یہ کب تک ان کے زیر غور ہے کہ بلنگ کا نیا طریقہ رائج ہو جائے گا۔

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب چیئرمین! ہم اپنے وسائل میں رہتے ہوئے جتنی جلدی ممکن ہو سکا اس نظام کو اس ملک میں رائج کریں گے۔

جناب چیئرمین : ٹائم کا کوئی تعین نہیں ہوا۔

سردار فتح محمد حسنی : جی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال جناب احسان الحق پراچہ صاحب

ISLAMABAD, LAHORE-SARGODHA SECTOR PIA FLIGHTS

40. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Islamabad, Sargodha-Lahore Sector flights have been discontinued; if so, the reason therefor; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to revive these flights?

Rana Naeem Mahmud Khan: (a) PIA's flights on Islamabad-Sargodha-Lahore sector have been discontinued because of poor passenger load.

(b) No.

قاضی حسین احمد: ضمنی سوال ، جناب والا ! کیا وزیر موصوف کو یہ معلوم ہے کہ سرگودہا کے لیے مسافروں کے کم ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ سرگودہا کا جو ایئرپورٹ ہے وہ شہر سے کوئی ۲۵ میل دور ہے ۔ لاہور سے ایک آدمی سرگودہا چلا جائے اور پھر اس کو سرگودھا شہر تک پہنچنے کے لیے ۲۵ میل جانا پڑے تو ظاہر ہے مسافروں کی تعداد کم ہونی ہی ہے کیا کوئی ایسی تجویز ہے کہ یہ ایئرپورٹ شہر کے قریب بنایا جائے۔

جناب چیئرمین : اس کے لیے جگہ کون دے گا۔

رانا نعیم محمود خان : سر ! جس وقت یہ ایئرپورٹ کھولا گیا تھا اس وقت یہ سروے کیا گیا تھا کہ سرگودہا کا پی اے ایف کا جو ایئرپورٹ ہے اس کو استعمال میں لایا جا سکے تو وہ کر لیا جائے یا اس ایریا میں ایک دو چھوٹے رن ویز میسر تھے لیکن ایئر ٹریفک

[Rana Naeem Mahmud Khan]

کنٹرول کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ایئر ٹریفک سیفٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ایئر پورٹ کا چناؤ کیا گیا تھا یہ صحیح ہے کہ یہ ایئر پورٹ شہر سے بہت دور ہے اور مسافروں کو آنے جانے میں تکلیف تو ہوتی ہے لیکن اس کی وجہ سے فلائٹس بند نہیں کی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک سال کے دوران ہمارا average passenger load گئیں ایک یا دو پسنجرز فلائٹ پر تھا اور اس میں کوئی اضافہ نظر نہیں آیا اور economically یہ viable نہیں رہا اس لیے اس کو بند کر دیا گیا ۔

قاضی حسین احمد: پسنجرز کے لوڈ کے کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایئر پورٹ شہر سے دور ہے ۔

جناب چیئرمین: لیکن اور ذرائع کیا ہیں جن کے ذریعے وہ چل سکتے ہیں جو ان کے زیادہ نزدیک ہیں ۔ بہرحال بس پر جائیں گے جس جگہ بھی جانا چاہتے ہیں ۔

قاضی حسین احمد: اسلام آباد اور لاہور ہی سے دو فلائٹس ہیں ان میں ایئر پورٹ پر آنا جانا ، انتظار وغیرہ میں اتنا وقت گزر جاتا ہے اور وہاں سے وہ سفر گاڑی میں تین چار گھنٹے کا ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین: اچھا جی۔ اگلا سوال جناب احسان الحق پراچہ صاحب ۔

Pending Applications for Telephone Connections

41. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha** (Put by Syed Mazhar Ali): Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of applications pending for providing telephone connections with region-wise break-up; and

(b) the steps being taken by the Government to instal these telephones during the year 1987-88?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) The Region-wise

break-up of applications pending for providing new telephone connections is given as under:—

S.No.	Name of Region	Number of Pending Applications
1.	Karachi Telecomm. Region, Karachi	181703
2.	Lahore Telecomm. Region, Lahore	73347
3.	Southern Telecomm. Region, Karachi	14847
4.	Central Telecomm. Region, Lahore	116227
5.	Islamabad Telecomm. Region, Islamabad	21072
6.	Northern Telecomm. Region, Peshawar	24261
7.	Western Telecomm. Region, Quetta	7808
	Total:	439265

(b) During the current financial year 1987-88, 88,000 telephone lines have been planned to provided in various regions.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

سید مظہر علی : میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ بتائیں کہ وہ ٹیلیفونز ٹرانسفر کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی تاکہ ہمارے ملک کے جو وسائل ہیں وہ صحیح طور پر استعمال ہو سکیں ۔ کیا اس پر فیس لیکر آپ ٹرانسفر کی اجازت دیں گے ؟

Mr. Chairman: There is a separate question perhaps dealing with transfer of telephones. It is not one of them. This deals with region-wise break-up of the pending applications.

اس کے متعلق کوئی سوال ہے اور کوئی صاحب پوچھنا چاہتے ہیں تو بے شک فرمائیے ۔ نہیں ہے ۔ اگلا سوال جناب احسان الحق پراچہ صاحب ۔

P.C.Os SANCTIONED IN THE NAME OF M.N.As & M.P.As

42. ***Mr. Ihsan-ul Haq Piracha** (Put by Syed Mazhar Ali): Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of P.C.Os sanctioned in the name of Members of the Parliament and Provincial Assemblies with Province-wise break-up; and

(b) the number of P.C.Os sanctioned on the recommendations of the Members of the Parliament or the Provincial Assemblies during the year 1986-87?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) No PCO was sanctioned in the name of a Member of the present Parliament or Provincial Assemblies.

(b) The Province-wise break-up of the PCOs sanctioned during 1986-87 upon the recommendations of the Members of Parliament and the Provincial Assemblies is as follows:—

Central Telecommunication Region, Lahore..........	95
Southern Telecommunication Region, Karachi...	79
Northern Telecommunication Region, Peshawar.	99
Western Telecommunication Region, Quetta......	25
	298

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

سردار غفر عبات خان : جناب ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے پی سی او کا کھولنا صوبائی حکومت کے پاس ہے یا منسٹر کے پاس ہے ۔

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب چیئرمین ! یہ ہے تو منسٹر کے پاس ، لیکن ہمارا جو اپنا طریقہ کار ہے اس کے مطابق ہم صوبائی حکومت کی سفارش پر پی سی او لگاتے رہے ہیں اور ابھی پرائم منسٹر صاحب اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے والے ہیں اور جو وہ فیصلہ کریں گے ۔ ۔ ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہاں جواب میں یہ درج ہے۔

Upon the recommendation of the Members of Parliament and the Provincial Assemblies.

سردار غضنفر حیات خان: اب یہ ممبران پارلیمنٹ ان کو سفارش کریں یا صوبائی گورنمنٹ کو سفارش کریں۔

جناب چیئرمین: ان کو کرنا ہے، صوبائی حکومت کو کیا کرنا ہے۔

سردار غضنفر حیات خان: یہ کہتے ہیں کہ یہ صوبائی حکومت کی سفارش پر کرتے ہیں۔

سردار فتح محمد حسنی: جی ہاں

جناب چیئرمین: وہ بھی اس کے حق دار ہیں کہ ڈسٹرکٹ رکمنڈیشن ان کو بھیجیں۔

Would you like to add anything more to it.

سردار فتح محمد ایم حسنی: بس یہی ہے جناب! قاضی عبداللطیف صاحب۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔

LAWS REPUGNANT TO ISLAM

43. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state:–

(a) the laws, which have been wholly or partially declared by the Shariat Court (since its inception) as repugnant to Islam giving also the number and date of the decision where possible;

(b) the laws amended or repealed by the Government in the light of the decisions of Federal Shariat Court; and

(c) number and title of laws in respect of which action is pending finalization with the Government?

Mr. Wasim Sajjad:(a) The number and dates of the Federal

[Mr. Wasim Sajjad]

Shariat Court's decisions and the Federal laws which have been declared wholly or partly as repugnant to the Injunctions of Islam are given in columns 2 and 3 of the table given below.

(b) and (c). The laws which have been amended or repealed in the light of the Federal Shariat Court's decisions or in respect of which action is pending finalization, the position is as stated in columns 4 and 5 of the table.

TABLE

Sl. No.	SSM No. and date of the judgement	Name of the Law	Action taken	Remarks
1	2	3	4	5
1.	1/82 20-10-1983	The Contract Act, 1872.	Appeal filed in the Supreme Court	Pending
2.	2/82 20-10-1983	The Sale of Goods Act, 1930.	Appeal filed in the Supreme Court	Pending
3.	4/82 5-11-1983	The Negotiable Instruments Act, 1881.	Appeal filed in the Supreme Court	Pending
4.	Nil 30-6-1982	The Manoeuvres, Field Firing and Artillery practice Act, 1938.	Amendment carried out *vide* Ordinance No. XI of 1985 published in the Extraordinary Gazette, Part-I of 21-2-1985	—
5.	Nil 08-11-1982	The Specific Relief Act, 1877.	Amendment carried out by Ordinance No. XXII of 1983 published in the Extraordinary Gazette, Part I of 20-9-1983	—
6.	85/82 13-10-1983	The Pakistan Army Act, 1952.	Directions partly carried out *vide* Ordinance No. XXXVI of 1984 and partly *appealed against in the Supreme Court.*	Pending
7.	84/82 13-10-1983	Pakistan Armed Forces Nursing Services Ordinance, 1952.	Appeal filed.	Pending
8.	160/82 13-10-1983	The Pakistan Navy Ordinance, 1961.	Directions partly carried out *vide* Ordinance No. XXXVII of 1984 and partly *appealed against in the Supreme Court.*	Pending

1	2	3	4	5
9.	100/82 13-10-1983	The Pakistan Air Force Act, 1953.	Directions partly carried out *vide* Ordinance No. XXXVIII of 1984 and partly *appealed against in the Supreme Court*	Pending
10	124/82 7-7-1983	The Agricultural Census Act, 1958.	Amendment carried out *vide* Ordinance No. XIX of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, 22-4-1984.	—
11.	142/82 7-7-1983	The Capital Development Authority Ordinance,1960.	On appeal remanded by the Supreme Court for fresh decision by the Federal Shariat Court.	Pending
12.	166/82 7-7-1983	The Pakistan Standards Institution (Certification Marks) Ordinance, 1961.	Amendment carried out *vide* Ordinance V of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I dated 1-2-1984.	—
13 .	179/82 7-7-1983	The Disturbed Areas (Special Powers) Ordinance, 1962.	On appeal remanded by the Supreme Court for fresh decision by the Federal Shariat Court.	Pending
14.	182/82 7-7-1983	The jute Ordinance, 1962	Repelaed by Ordinance No. XXXI of 1983 published in the Extraordinary Gazette, Part I of 22-12-1983.	—
15.	168/82 7-7-1983	The port Authorities lands and Buildings (Recovery of possession) Ordinance, 1962.	Amendment carried out *vide* Ordinance No. LIX of 1984 published in the Extraordinary Gagette, Part I dated 31-12-1984.	—
16.	5/WP/84 27-3-1984	The Pakistan Water and Power Development Authority Act, 1958. (A provincial Law now in the Federal Legislative field)	Appeal filed in the Supreme Court.	Pending
17.	82/83 27-3-1984	The Security of Pakistan Act, 1952.	Directions partly carried out *vide* Ordinance No. XV of 1985 and partly *appealed against in the Supreme Court.*	Pending
18.	196/83 6-7-1983	The Members of the National Assembly (Exemption from preventive Detention and personal Appearance) Ordinance, 1963.	On appeal remanded by the Supreme Court for fresh decision by the Federal Shariat Court.	Pending

1	2	3	4	5
19.	182/83 6-7-1983	The Cantonments Rent Restriction Act, 1963.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. IX of 1985 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 31-1-1985.	—
20.	209/83 6-7-1983	The Cost and Management Accountants Act, 1966.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. II of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 12-1-1984.	—
21.	201/83 6-7-1983	The Civil poineer Force Ordinance, 1965.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XXX of 1983 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 6-12-1983.	—
22.	203/83 6-7-1983	The Control of Employment Ordinance, 1965.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. VIII of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 18-2-1984.	—
23.	204/83 6-7-1983	The Federal Government Lands and Buildings (Recovery of possession) Ordinance, 1965.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. X of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 27-3-1984.	—
24.	218/83 6-7-1983	The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969.	On appeal remanded by the Supreme Court for fresh decision by the Federal Shariat Court.	Pending
25.	225/83 6-7-1983	The Defence Services (Inquiry Special provisions) Ordinance, 1969.	Do.	Do.
26.	236/83 1-9-1983	The Transfer of Evacuee Land (Katchi Abadi) Act, 1972.	Do.	Do.
27.	255/83 1-9-1983.	The National Registration Act, 1973.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XV of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 15-4-1984.	—
28.	263/A/83 26-9-1983.	The Civil ServantS Act, 1973.	Appeal filed in the Supreme Court and was rejected on 11-33-87. The Cabinet in its meeting held on 18-9-1987 approved the proposal for the amendment in the Civil Servants Act, 1973 to bring it in conformity with the Injunctions of Islam as directed by the Shariat Appellate Bench of the Supreme Court.	—

1	2	3	4	5
29.	270/83 1-9-1983.	The Passports Act, 1974.	On appeal remanded by the Supreme Court for fresh decision by the Federal Sahariat Court.	Pending
30.	278/83 1-9-1983	The Allama Iqbal Open University Act, 1974.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XXIII of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 27-5-1984.	—
31.	282/83 1-9-1983.	The Compulsory Service in the Armed Forces Ordinance, 1971.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XLV of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 7-10-1984.	—
32.	302/83 1-9-1983	The President's Salary Allowance and Privileges Act. 1975.	On appeal remanded by the Supreme Court for fresh decision of the FSC.	Pending.
33.	303/83 1-9-1983.	The Prime Minister's Salary, Allowances and Privileges Act, 1975.	Do.	Do.
34.	304/83 1-9-1983	The Federal Ministers and Ministers of States (Salaries, Allowances and Privileges Act, 1975.	Do.	Do.
35.	312/83 1-9-1983.	The Chairman and Speaker (Salaries Allowances and Privileges) Act, 1975.	Do.	Do.
36.	313/83 1-9-1983	The Deputy Chairman and Deputy Speaker (Salaries Allowances and Privileges) Act, 1975.	Do.	Do.
37.	332/83 1-9-1983	The Fee-Charging employment Agency (Regulation) Act, 1976.	Amendments carried out *vide* ordinance No. XII of 1984 published in Extra-ordinary Gazette, Part I, dated 10-4-1984.	—
38.	343/83 1-9-1983	The Prevention of Gambling Act, 1977.	The Act has ceased to have effect in the provinces. Necessary action in respect of Islamabad Capital Territory is being taken by the Ministry of Interior to give effect to the direction.	—
39.	370/84 21-6-1984	The Emigration Ordinance, 1979.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XXI of 1985 published in Extraordinary Gazette, Part I, dated 13-3-1985.	—

1	2	3	4	5
40.	377/84 21-6-1984	The Pakistan Animal Qurantine (Import and Export of Animals and Animal products) Ordinance, 1979.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XX of 1985, published in Extraordinary Gazette, Part I, dated 13-3-1985.	—
41.	386/84 21-6-1984	The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XIX of 1985, published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 13-3-1985.	—
42.	391/84 21-6-1984	The Islamic University Ordinance, 1980.	The Ordinance has since been replaced by Ordinance No. XXX of 1985.	
43.	424/84 21-6-1984	The Pakistan Agricultural Research Council Ordinance, 1981.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. X of 1985 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 21-2-1985.	
44.	447/84 21-6-1984	The Korangi Fisheries Harbour Authority Ordinance, 1982.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XXII of 1985 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 13-3-1985.	
45.	468/84 21-4-1984	Pakistan Council of Architects and Town Planners Ordinance, 1983.	Amendments carried out *vide* Ordinance No. XLI of 1984 published in the Extraordinary Gazette, Part I, dated 27-9-1984.	
46.	522/85 27-6-1985	The Guardian and Wards Act, 1890.	Appeal Not filed.	Pending action with the Ministry of Religious Affairs & Minorities Affairs.
47.	519/85 27-6-1985	The Special Marriages Act, 1872.	Do.	
48.	520/85 27-6-1987	The Christian Marriage Act, 1872.	Do.	
49.	518/85 27-6-1985	The Divorce Act, 1869	Do.	
50.	517/85 27-6-1985	The Caste Disabilities Removal Act, 1850	Do.	
51.	521/85 27-6-1985	The Hindu Disposition of Property Act, 1916.	Do.	
52.	357/84 27-3-1984	The North West Frontier Constabulary Act, 1915.	Appeal not filed.	Pending action with the States & Frontier Regions Division.

1	2	3	4	5
53.	Nil 30-6 1982	The Motor Vehicles Ordinance, 1965.	Appeal filed	Pending.
54.	140/82 27-3-1984	The W.P. Press and publications Ordinance, 1963.	Do.	Pending.
55.	121/P/83 27-3-1984	The Punjab Suppression of prostitution Ordinance, 1961.	Appeal not filed.	Pending action with the Interior Division.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں بہت مفصل جواب ہے پھر بھی کوئی معزز رکن ضمنی سوال پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیں ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میرے لیے تو "مفصل" اور "غیر مفصل" برابر ہے ۔ اس لیے کہ اردو میں مجھے جواب نہیں دیا گیا ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ اس کی فہرست انگریزی میں چھپے ہوئے سوالنامے کے ساتھ لف ہے ۔ یہ پڑھ لی جائے ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مجھے دیدہ و دانستہ اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ قاضی صاحب کی ایک دیرینہ شکایت ہے ۔ اس کا ازالہ ہونا چاہیئے خواہ یہ سیکرٹریٹ کرے یا متعلقہ وزارت کرے ۔ لیکن اس کا ازالہ ہونا چاہیئے ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! میں قاضی صاحب کے لئے اسے مختصراً بیان کر دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : ہاں ٹھیک ہے ۔ مگر پروفیسر خورشید صاحب سوال بھی پوچھنا چاہتے ہیں ۔ آپ بیان کر دیجیئے ، ہو سکتا ہے کہ اس سے قاضی صاحب کچھ استفادہ کر سکیں ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے ۵۱۲ قوانین کا اب تک جائزہ لیا ہے اس نقطہ نظر سے کہ کیا یہ قرآن و سنت سے

[Mr. Wasim Sajjad]

تصادم رکھتے ہیں یا نہیں - ان میں سے انہوں نے ۵۵ قوانین کی نشاندہی کی ہے جو قرآن و سنت سے متصادم ہیں - جن کے بارے میں سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی ہے ان کی تعداد ۲۴ ہے - ۱۳ اپیلوں کا فیصلہ ہو چکا ہے - ۱۱ اپیلیں ابھی سپریم کورٹ میں پنڈنگ ہیں - ۲۲ قوانین میں شریعت کورٹ کے فیصلہ کے بعد، ان کی ہدایات کے مطابق ترامیم کر دی گئی ہیں - ابھی جن کے بارے میں ایکشن پنڈنگ ہے وہ ۹ قوانین ہیں اس طرح صوبائی قوانین جن کا شریعت کورٹ نے مطالعہ کیا ہے اور جن کے بارے میں احکامات جاری کیے ہیں ان کی تعداد ۹۹۹ ہے۔ ان میں ۲۰۸ ایسے ہیں جن کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ جزوی طور پر قرآن و سنت کے احکامات کے منافی ہیں اور کلی طور پر چار ایسے قوانین ہیں جو قرآن و سنت سے متصادم ہیں - ان کی تعداد ۲۱۲ بنتی ہے -

جناب والا! ایک ضروری بات جو میں یہاں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بعض دفعہ اس خدشے کا اظہار کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ کس طرح ہو گا اور کیسے ہو گا - اس سلسلے میں یہ بہت اہم کام ہے جو شریعت کورٹس اور سپریم کورٹ کی طرف سے ہو رہا ہے - میرا یقین اور ایمان ہے کہ یہ جو پراسس ہے، جسے جاری کیا گیا ہے اگر یہ آئین کے تحت جاری رہا تو انشاءاللہ پاکستان میں تمام قوانین، قرآن و سنت کے مطابق ہو جائیں گے اور اس طرح سے پاکستان میں مکمل شریعت کا نفاذ، کم از کم قانونی لحاظ سے، ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد صاحب -

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ بہت مبارک اقدام ہے جو شروع کیا گیا ہے - لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ جنوری ۱۹۸۲ء میں شریعت بل میں ایک چیز کو خلاف شریعت قرار دیا گیا ہے، جو کہ آج تک پنڈنگ ہے یعنی ۱۹۸۲ء کے بھی جو فیصلے ہیں وہ بھی پنڈنگ ہیں - اس کی وجہ کیا یہ بتا سکیں گے -

جناب چیئرمین ! آپ کس particular law کو ریفر کر رہے ہیں ۔

قاضی حسین احمد : ابتدا سے جی ، ۸۳-۱۰-۲۰ سے

جناب چیئرمین : یہ جو ۸۳-۱۰-۲۰ ہے ، اس میں لکھا ہوا ہے کہ appeal filed in the Supreme Court اور وہ پنڈنگ ہے ، اپیل کا فیصلہ نہیں ہوا ہے ، تو اپیل کے بغیر وہ قانون کو ......

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین ! یہ اپیل سپریم کورٹ میں حکومت کی طرف سے ہوتی ہے ، اور آپ کو معلوم ہے ۔ میں کورٹس کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ لیکن جس طریقے سے ان کو پنڈنگ رکھا جاتا ہے ۔ اس کے بارے میں سب لوگوں کو معلوم ہے کہ حکومت کیا طریقے اختیار کرتی ہے ۔

جناب چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! جہاں تک اپیل کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ سپریم کورٹ اپنے رولز کے مطابق ، اپنے طریقہ کار کو سامنے رکھتے ہوئے ، اپنے باقی مقدمات کو سامنے رکھتے ہوئے اپیلوں کا فیصلہ کرتی ہے ۔ حکومت کا اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے اور سپریم کورٹ نے جن کے بارے میں حتمی طور پر فیصلہ کر دیا ہے ۔ ان کے متعلق ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کے احکامات کے مطابق ، شریعت کے مطابق ، ان میں ترامیم کر لی جائیں ۔

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میرا سوال بھی دراصل اسی سے متعلق ہے ۔ وزیر قانون نے یہ بات بالکل صحیح کہی ہے کہ حکومت کا سپریم کورٹ میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں ہے اور ہم یہ insinuate نہیں کر رہے ہیں لیکن کیا یہ ہمارے لئے پریشانی کا باعث نہیں ہے کہ اکتوبر ۱۹۸۳ء کے کیسز میں ۱۲ کیسز ایسے ہیں جو اب تک سپریم کورٹ میں پنڈنگ ہیں جس کے معنی یہ ہیں

کہ پورے چار سال میں سپریم کورٹ میں فیڈرل شریعت بنچ جو ہے وہ ان کے فیصلے نہیں کر سکتا ہے ۔ اب اس کی دو ہی وجوہ ہو سکتی ہیں کہ یا تو گورنمنٹ نے pursue نہیں کیا ان معاملات کو، یا ان کے پاس کام بہت زیادہ ہے ۔ اگر کام زیادہ ہے تو پھر بنچ کو بڑھائیے ورنہ ان پر آخر اتنا عرصہ کیوں گزرا ہے ۔ اسی طرح میں آپ کی توجہ دلاؤں گا ۴۶ سے ۵۵ تک اس کے علاوہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ۱۹۸۵ء میں ایک فیصلہ ہوا ہے اور اس کے بعد ۱۹۸۷ء تک کے فیصلے ہیں Pending action with the Ministry of Religious Affairs and Minority Affairs.

میرے علم کی حد تک دستور کے تحت، فیڈرل شریعت کورٹ کی ذمہ داری یہ ہے کہ کسی قانون کے خلاف اسلام ہونے کا اعلان بھی کرے اور تاریخ کا تعین بھی کرے کہ اس وقت تک اس کو تبدیل کر دیا جائے ۔ سوال یہ ہے کہ آیا ان کے بارے میں عدالت نے کسی وقت کا تعین نہیں کیا یا دو سال سے یہ پینڈنگ ہیں یا منسٹری نے کوئی کام نہیں کیا ۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ہمارے پاس سینیٹ اور اسمبلی کے لیے کام نہیں ہے لیکن یہاں ہمارے سامنے قوانین کی ایک فہرست چلی آ رہی ہے اور اس میں لکھا یہ گیا ہے کہ اپیل ہی نہیں کی گئی ہے جو کہ ڈائریکٹ حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ کیا اس کے بارے میں آپ کوئی وضاحت کر سکیں گے کہ ایسا کیوں ہوا ۔

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, first of all, I would like to clarify the wrong statement that we don't have enough work for the National Assembly and the Senate. We have enough work. Sir, we have legislation which would be brought up in due course and there is no paucity of work either in the Senate or in the National Assembly. As far as pendency of work in the Supreme Court is concerned, Sir, as I said earlier, we have no control over the working of the Supreme Court. The Supreme Court works keeping in view its own priorities, its own rules

and its own estimate as to how the work should be done. There are certain laws in respect of which the reference is made to the concerned Ministry. These laws which are in serial numbers 46 to 51 are mainly laws which deal with the Minorities in Pakistan. For example, The Caste Disabilities Removal Act, The Hindus Disposition of Property Act; The Christian Marriage Act; The Divorce Act, except The Guardian and Wards Act, which deals with Muslims also, the other laws deal with the Minorities. Therefore, the opinion of the Ministry is needed as to how the laws should be amended; what should be precisely done in this case, and therefore, the matter is pending with the Ministry. I have no doubt Sir, that they will soon come up with a proposal as to what should be done. As far as the Government is concerned, as soon as the matter is finalized, we will bring the appropriate legislation before the legislature to have the laws in accordance with the Islamic Injunctions.

Mr. Chairman: One part of the question was whether the Supreme Court has not specified any time in which you have to carry out the amendments?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the Supreme Court does specify the time and after in all cases the Shariat Court also does that and if the legislation is not carried out within the specified time it automatically becomes null and void.

پروفیسر خورشید احمد: مجھے ایک اور سوال کرنا ہے مگر وہ نماز مغرب کے بعد کرونگا۔

Mr. Chairman: I think we disperse for prayers and we will meet again at quarter to seven.

قاضی عبداللطیف: میرا بھی ایک ضمنی سوال باقی ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی وقفہ سوالات میں وقت باقی ہے، نماز مغرب کے بعد آپ پوچھ سکتے ہیں۔

[The House then adjourned for Maghrib Prayers]

[The House reassembled after the interval with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair]

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم، سوال نمبر ۴۳ ابھی تک زیر غور ہے، جناب

پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! پہلا سوال جو دراصل میں نے کیا تھا شاید محترم وزیر عدل نے اپنے آپ کو ایڈریس نہیں کیا یا میں اپنی بات ادا نہیں کر سکا۔ میرا سوال یہ تھا کہ ۱۹۸۵ اور ۱۹۸۴ء The North West Frontier Constabulary Act اور The Guardian and Wards Act اس کے بعد پھر The Special Marriages Act The Christian Marriage Act اس کے بعد آرہے ہیں پھر The Divorce Act ۱۹۸۵ء میں جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے یا وہ ہمیں یہ بتائیں کہ ان وجوہ کی بنا پر منسٹری غور نہیں کر سکی یا یہ بتلائیں کہ منسٹری اور حکومت کی پالیسی مختلف ہے وہ کہتے ہیں ہم بہت جلد شریعت لانا چاہتے ہیں لیکن اگر دو سال پہلے کورٹ کا ایک فیصلہ ہوا ہے اور اس کے مطابق ہم ترمیم اب تک نہیں لا سکے تو کوئی وجہ کوئی تشریح اس کی ہونی چاہیئے۔

دوسری بات جناب والا! اگر وہ مجھے اجازت دیں تو عرض کروں کہ انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ سپریم کورٹ میں ۱۳ کیس پنڈنگ ہیں اور کل ۲۴ کیس ایسے ہیں جن میں سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی ہے لیکن جو یہاں data دیا گیا ہے اگر میں نے ٹھیک calculate کیا ہے تو اس میں ۱۳ نہیں ۱۵ کیسز سپریم کورٹ میں پنڈنگ ہیں یہ discrepancy کیوں ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ۲۴ کیسز میں اپیل ہوئی تھی ۱۳ کا فیصلہ ہوا ہے ۱۱ پنڈنگ ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : میں نے یہ نوٹ کیا ہے کہ ۱۳ پنڈنگ انہوں نے کہا ہے لیکن ۱۵ پنڈنگ ہیں۔

جناب چیئرمین : ۱۳ کا فیصلہ ہوا ہے ۱۱ پنڈنگ ہیں میں نے ایسے نوٹ کیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : وہ بتا دیں گے لیکن حقیقت میں ۱۵ اس data کی روشنی میں پنڈنگ ہیں۔

جناب وسیم سجاد: جناب! میرے پاس جو انفارمیشن ہے اس کے مطابق ۱۲ کا فیصلہ ہوگیا ۱۱ پنڈنگ ہیں۔

جناب چیئرمین: ۱۱ پنڈنگ ہیں میں نے بھی یہی نوٹ کیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: ۱۵ پنڈنگ کیسے ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad: I don't think Sir, that it is an important issue

۱۵ پنڈنگ ہیں کہ ۱۲ پنڈنگ ہیں۔

We can always sort that out. The important question is what has happened with regard to the laws mentioned in Serial Numbers 46 to 51, it was decided in 1985. Now, Sir, as I submitted earlier also, the Constitution of Pakistan contains a complete formula for the enforcement of complete Islamic Order in Pakistan and if we proceed progressively as we are doing then a day will come when there will be no law in Pakistan which would be contrary to the Quran and Sunnah. Now, as regards those laws which have been declared contrary to the Quran and Sunnah a time period is fixed by the Federal Shariat Court and if amendment is not carried out within that period that particular provision automatically becomes null and void. So, as far as these laws are concerned, that is, 46 to 51 the provisions which would have been pointed out by the Shariat Court as being contrary to the Quran and Sunnah that would have, in any case, become null and void.

Now, the question is substitution or substitutely legislation conform to the requirements which may have been pointed out by the Federal Shariat Court, to that extent Sir, as I said, the matter is pending with the Ministry of Religious Affairs. I do not know exactly why it has been pending for so long. I will check up with the Ministry then I can place the information before the House.

Mr. Chairman: I think, one point is not quite clear. As far as I understand the Shariat Court does prescribe the period in which the amendment should be carried out. But it is upto the Government whether it would like to go in appeal and if it does go in appeal, in that case, the decision of the Shariat Court is kept pending till such time that

[Mr. Chairman]

the appeal is decided, which reduces the rigour of the prescribed periods so to say. But in these cases 46 to 52, it says, 'appeal not filed' which means that the Shariat Court must have prescribed the period also in which the amendment had to be carried out. So, the fact that these pending actions with the Ministry of Religious Affairs or Minorities Affairs or with the State etc. would not entirely explain the delay because that would mean that the Shariat Court order has not been complied with.

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir. As a result of the constitutional provision the Shariat Court order automatically takes effect......

Mr. Chairman: Takes effect. Right.

Mr. Wasim Sajjad: So, if no appeal is filed the order has taken effect...

Mr. Chairman: Regardless the law has been formally amended or not. That is probably explained here.

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir. For example, Sir, in respect of the Civil Servants Act the Shariat Court and the Supreme Court said that sections 13 (1) and 13 (2) were contrary to the requirements of the Quran and Sunnah. Now, since time have elapsed Sir, those two provisions have become void. We are bringing in legislation now to conform to the requirements of the Quran and Sunnah and that legislation, when it is passed, would become part of the statute law but at the moment the position is that 13 (1) and 13 (2) is no longer existing on the statute book.......

Mr. Chairman: Which means that in the meantime you have given effect to the decision of the Supreme Court.

Mr. Wasim Sajjad: Correct.

Mr. Chairman: Qazi Abdul Latif Sahib.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! یہ گزارش کروں گا کہ جو قوانین کالعدم ہو چکے ہیں
بقول ہمارے محترم وزیر صاحب کے، یا پنڈنگ پڑے ہیں، اس خلا کو اس

وقت کیسے پُر کیا جا رہا ہے۔ جب آپ فرما رہے ہیں کہ کئی سالوں سے یہ پنڈنگ پڑے ہوئے ہیں یا جن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ہم نے اگر ان کے متعلق اپیل نہیں کی تو وہ خود بخود کالعدم ہو چکے ہیں۔ اس خلا کو اس وقت کیسے پُر کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں کچھ غلط فہمی ہے۔ جہاں پر انہوں نے اپیل نہیں کی، اس کے بارے میں وہ فرما رہے ہیں شریعت کورٹ کا فیصلہ خود بخود اپیلائی ہو جاتا ہے۔

قاضی عبداللطیف : میں شاید اپنی بات سمجھا نہیں سکا۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ شریعت بینچ کو تو صرف اتنا اختیار ہے کہ وہ یہ نشاندہی کرے کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے یا نہیں ہے۔ یہ اختیار اسے نہیں ہے کہ قرآن و سنت کیا کہہ رہا ہے۔ اس کو مثبت طور پر تو اختیار نہیں دیا گیا۔ جس طریقہ سے قاعدہ و قانون موسطت کے تحت، اس کو اگر یہ اختیار بھی مل جاتا کہ جس قانون کو وہ کالعدم قرار دے رہے ہیں اس کی بجائے قرآن و سنت کا تقاضا کیا ہے۔ اس کے مطابق بھی ہمیں قانون سازی کرا دیں۔ نہ حکومت نے اس کے متعلق قانون سازی کی ہے اور اس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی قانون سازی کرے تو یہ جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو کیسے پُر کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا! میں ذرا اس کو وضاحت سے بیان کرتا ہوں کہ کئی ایسی situations ہوں گی جہاں پر خلا پیدا ہو گا، اور کئی ایسی ہوں گی جہاں پر خلا پیدا نہیں ہو گا۔ مثلاً شریعت کورٹ نے کہا ہے کہ سول سرونٹس ایکٹ.....

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس قانون کے کالعدم ہونے سے کوئی خلا پیدا نہیں ہوا تو کیا وہ قانون بے کار ہی بنا ہوا تھا۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں وضاحت کرتا ہوں پھر آپ خود فیصلہ کریں کہ بیکار تھا یا نہیں تھا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ سول سرونٹس ایکٹ کی دفعہ ۱۳-(۱) اور ۱۳-(۲) کے تحت حکومت کو اختیار ہے کہ وہ کسی ایڈیشنل سیکرٹری یا سیکرٹری کو کسی وقت بھی ریٹائر کر سکتی ہے۔ ۱۳-(۲) کے تحت یہ لکھا ہوا ہے کہ ۲۵ سال سروس کے بعد حکومت کسی ملازم کو بغیر کوئی وجہ بتائے ریٹائر کر سکتی ہے۔ شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ یہ دونوں دفعات اسلام کے اصولوں کے منافی ہیں کیونکہ یہ discriminatory ہیں، اور equal treatment جو کہ اسلام کا ایک تقاضا ہے، اس کے مطابق نہیں ہیں۔ تو یہ اب ۱۳-(۱) اور ۱۳-(۲) دونوں کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب اس کے تحت کوئی ایکشن نہیں لیا جا سکتا۔ اب اس میں خلا والی کوئی بات نہیں ہے۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ اب کسی شخص کو ریٹائر نہیں کیا جا سکتا۔ اب جب اس کے لیے ہم کوئی نیا قانون لائیں گے اور جو نیا قانون لائیں گے اب اگر ہم اس میں یہ لکھیں کہ شوکاز نوٹس ضروری ہے کسی کو ریٹائر کرنے سے پہلے تو یہ نیا قانون ہو گا۔ لیکن خلا کوئی نہیں ہے۔ ایک چیز بھی جس کی نشاندہی کی گئی تھی جس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ غلط ہے۔ اب یہ قانون ختم ہو گیا، کچھ قانون ایسے ہوں گے جن میں خلا پیدا ہو گا مثلاً ایک قانون تھا جو سینیٹ میں بھی پیش ہوا جہاں شریعت کورٹ نے کہا تھا کہ یہاں یہ اپیل کا حق نہیں دیا گیا ہے۔ اپیل کا حق دینا چاہیئے تھا۔ اب جو مقررہ مدت ہو گئی، اس کے بعد وہ شق جو ہے وہ کالعدم ہو جائے گی لیکن اپیل کا حق نہیں ہو گا اس کیلئے الگ لیجسلیشن کرنی پڑے گی۔ تو دونوں صورتیں ہوں گی لیکن جو میں نے عرض کیا تھا کہ جہاں تک ہماری وزارت کا تعلق ہے، اس کے بارے میں عرض

کرتا ہوں کہ اس وقت چھ قانون ایسے ہیں جو پنڈنگ پڑے ہوئے ہیں اور میں نے عرض کیا تھا کہ ان کی وجوہات میں ان سے پوچھ کر ایوان کو بتا دوں گا کہ یہ کیا وجوہات ہیں اور اگر اس میں کوئی تاخیر ہو رہی ہے تو میں یہ بھی کوشش کروں گا کہ جو تاخیر ہو گئی ہے اس کے بعد اب مزید تاخیر نہ ہو اور جلد از جلد اس پر قانون سازی کی جائے۔

جناب چیئرمین: (قاضی عبداللطیف سے مخاطب ہوتے ہوئے) کیا ان کے جواب سے آپ کی تسلی ہو گئی ہے۔

قاضی عبداللطیف: میں یہ عرض کروں گا کہ صرف ایک دو قوانین کی مثال دیکر اس اصول سے جان نہیں چھڑا سکتے ہیں۔ اصولی طور پر بات یہ ہے کہ آپ وفاقی شرعی عدالت کو صرف یہ اختیار دے رہے ہیں کہ وہ کسی قانون کے متعلق یہ کہہ دے کہ قرآن و سنت کے موافق ہے یا اس کے خلاف ہے۔ اس کے اس خلا کو پُر کرنے کے لیے یا تو یہ ہے کہ حکومت کو مجبور کیا جائے کہ اتنی مدت کے اندر اندر متعلقہ قانون کے متعلق قانون سازی کرے یا یہ ہے کہ جس طرح قانون موعطت کے تحت عدالت کو یہ اختیار رہتا ہے کہ وہ اس کے متعلق مناسب فیصلہ دے دے اور اس کے متعلق نشاندہی کر دے کہ قرآن و سنت کا فیصلہ یہ ہے تو اس وقت یہ خلا پھر بھی باقی رہے گا۔ ایک دو قوانین ایسے ہوں گے جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ خلا پیدا نہیں ہو گا لیکن اگر اصولی طور پر یہ بات ہے کہ صرف ان کو منفی طور پر تو اختیار دیا گیا ہے اور مثبت طور پر اختیار نہیں دیا تو خلا ہمیشہ کے لیے باقی رہے گا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایک چیز کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اگر شریعت کورٹ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کوئی قانون قرآن یا سنت سے متصادم ہے تو یہ اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں کہ یہ کس حد تک اور کس sense میں متصادم ہے لیکن یہ اختیار میرے

[Mr. Chairman]

خیال میں عدالتوں کو نہیں دیا جاسکتا کہ وہ قانون بھی بنائیں اور آپ کو کہیں کہ یہ قانون ہے لہذا آپ اسے انفورس کریں۔ پھر میرے خیال میں آپ سب حضرات جو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں redundant ہو جاتے ہیں۔ ان کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جسے الگ چھیڑا جا سکتا ہے اور اس پر بحث بھی ہو سکتی ہے لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ شریعت کورٹ دو چیزیں کرتی ہے۔ ایک تو یہ کہ آیا کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی ہے یا نہیں ہے اور اگر ہے تو کس لحاظ سے منافی ہے اور اس کی نشاندہی بھی تھوڑی بہت کرتے ہیں مثلاً ابھی جو وزیر انصاف نے فرمایا ہے inequality کے متعلق یعنی discrimination کے متعلق، انہوں نے اسلام کے ایک fundamental اصول کی نشاندہی کی ہے کہ ان areas میں discrimination نہیں ہونی چاہیئے تو اس کے بعد پھر قانون بنانا legislature کا کام ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! اس چیز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب وزیر عدل نے ان خیالات کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس سے وہ پراسس شروع ہو چکا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ بالآخر تمام قوانین اسلام کے سانچے میں ڈھل جائیں گے۔ اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ اس سے وہ وقت نہیں آئے گا۔ ایک تو اس وجہ سے نہیں آئے گا کہ ان کے پاس پورا اختیار نہیں ہے اور وزیر قانون نے خود کہا ہے کہ بعض قوانین میں بعض معاملات کے بارے میں خلا پیدا ہو جائے گا اور جہاں پیدا ہو جائے گا اس کی انہوں نے کوئی وضاحت نہیں کی کہ جب خلا پیدا ہو جائے گا تو اس کے تدارک کیلئے آپ کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آئین میں شریعت کورٹ پر قدغن ہے کہ وہ ایک بہت وسیع دائرے کے بارے میں سماعت نہیں کر سکتے ہیں، ان کے پاس سماعت کا اختیار ہی نہیں ہے۔ اسلیئے جو موجودہ ڈھانچہ ہے اس میں کبھی بھی وہ وقت نہیں آئے گا کہ تمام قوانین اسلام کے مطابق ہو جائیں۔

جناب چیئرمین : جہاں تک آپ کے دوسرے نکتے کا تعلق ہے، اس کے بارے میں اسی ہاؤس نے نواں ترمیمی بل پاس کیا ہے اور اس کے تحت شریعت کے معاملات کے نفاذ کا مکمل اختیار اسے حاصل ہوگا۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! وہ تو معلق ہے۔

جناب چیئرمین : یہ میرا اور آپ کا کام نہیں ہے، یہ کسی اور ہاؤس میں معلق ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : اس مسئلہ کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! یہ حکومت کا کام ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک آپ کے پہلے پوائنٹ کا تعلق ہے اس کے بارے میں وزیر انصاف نے اپنا ایک نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ اس کا یہ حق ہے کہ وہ اپنا نقطہ نظر پیش کرے۔ یہ آپ کا حق ہے کہ آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں لیکن یہ سوال کے دائرے میں پھر بھی نہیں آتا۔

جناب وسیم سجاد : جناب چیئرمین ! میں یہ وضاحت کر دوں کہ آئین میں مکمل ڈھانچہ موجود ہے اور ایک طریقہ کار بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ اسمبلیوں کی بھی ذمہ داری ہے ہم سب مسلمان ہیں یہ کوئی غیر مسلمانوں کی حکومت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : وہ تو ایک رائے کا اظہار تھا جسکا آپ کو حق ہے۔ قاضی صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے یہ ان کا حق ہے۔ ان کو بھی اتنا ہی حق ہے جتنا آپ کو ہے قاضی صاحب، آخری سپلیمنٹری آپ پوچھ لیں اس کے بعد اسے ختم کرتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد : اس ڈھانچے کے ذریعے انشاءاللہ مکمل نفاذ شریعت کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

قاضی حسین احمد : اس ڈھانچہ کے تحت کبھی نہیں ہوگا۔ ۱۹۷۳ سے لیکر آج تک نہیں ہوا تو پھر کیسے ہو سکتا ہے۔

جناب وسیم سجاد : انشاءاللہ اسی ڈھانچہ کے تحت یہ عمل مکمل ہوگا۔

قاضی حسین احمد : اس ڈھانچہ کو تبدیل کرنا پڑے گا۔

جناب وسیم سجاد : یہ جناب متفقہ آئین ہے ، ساری پارٹیوں نے اس پر دستخط کئے ہیں ۔ اس ڈھانچے کے ذریعے اسلامی شریعت کے نفاذ کا عمل مکمل ہوگا ۔

Mr. Chairman: I think you have been able to express your point of view. Jenab Qazi Sahib.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میں گزارش کروں گا کہ ہمارے محترم وزیر صاحب نے دستور کا تذکرہ کیا ہے ۔ اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو غالباً دستور کی دفعہ ۱۸۹ ہے کہ جس کے تحت آپ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی قانون موجود نہیں ہے کسی مقدمے کے متعلق تو اصولوں کو دیکھ کر ، ان کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں اور وہ قانون ہوگا اور باقی عدالتیں اس پر عمل کرنے کی پابند ہوں گی ۔ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا قانون تعزیرات تو موجود ہے جس کا یہ عدالتیں جائزہ لے رہی ہیں اور اگر اس میں یہ خلا پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اسی قاعدے کے تحت اور اسی دفعہ کے تحت شرعی عدالتوں کو بھی یہ اختیار دے دیں کہ وہ بھی اصولوں کو دیکھتے ہوئے ان کے مطابق فیصلہ کر سکتی ہے جو کہ قرآن و سنت سے مطابقت رکھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ سوال نہیں ہے ، اس پر آپ ریزولیوشن لائیں ۔

I think let us finish this discussion at this stage.

اور دفعہ ۱۹۹ کے تحت عدالت عالیہ کو کوئی ایسا اختیار نہیں ہے جو آپ ارشاد فرما رہے ہیں ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! دفعہ ۱۹۹ کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : میں بھی دفعہ ۱۸۹ کی بات کر رہا ہوں ۔ جو writ jurisdiction ہے ہائی کورٹس کی ، میں اسی کی بات کر رہا ہوں اس میں ان کو کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی قانون از خود بنا سکتے ہیں ۔ بہرحال یہ سوال ختم ہو جاتا ہے ۔

قاضی عبداللطیف: میں نے قانون بنانے کی بات نہیں کی ہے، میں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی ایسا معاملہ سامنے آئے جس کے بارے میں قانون نہ ہو تو اس صورت میں وہ فیصلہ کر سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ آئین کے خلاف ہے۔

قاضی عبداللطیف: میں آپ کی رولنگ کو تو چیلنج نہیں کر سکتا لیکن اگر آپ اس دفعہ کو دیکھیں تو اس کے اندر یہی ہے کہ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں اور اس کا فیصلہ ماتحت عدالتوں کے لیے سند ہے اور وہ اس کی پابند ہیں کہ وہ اس پر عمل کریں گے۔ اب جب کسی جج کے پاس کوئی قانون نہیں ہے۔ تو اس صورت میں اگر وہ یہ فیصلہ کرتا ہے اس کو میں قانون سازی نہ کہوں تو پھر کیا کہوں۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! کسی عدالت کو قانون سازی کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ قانون سازی کا اختیار پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو حاصل ہے۔ یہی جمہوری چیز ہے اور یہی اسلام کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قانون سازی کا حق امت کو دیا ہے جو منتخب نمائندوں کے ذریعہ استعمال ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس میں ہمیں پڑنا نہیں چاہیے۔

I think that is the end of this discussion. Next Question.

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا!

جناب چیئرمین: جی۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ آخری ہوگا اگر وہ اس پر بولیں گے تو پھر مجھے بھی یہ اختیار ہوگا کہ میں بھی اس کا جواب دوں۔

Mr. Shad Muhammad Khan: Point of Order, Sir.

Mr. Chairman: No point of order on this.

Mr. Shad Muhammad Khan: General, Sir. You have allowed discussion, Sir, on supplementary questions like this. It should be

discouraged and we should be allowed only to put supplementary questions in the shape of question and not discussion, Sir.,

Mr. Chairman: I entirely agree with you.

Next question. Qazi Abdul Latif.

KULACHI TELEPHONE EXCHANGE

44. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of Operators and Linemen working at Kulachi telephone exchange;

(b) the month-wise details of Kulachi telephone traffic from 1st January to 31st July, 1987;

(c) the total number of repairs carried out by the maintenance party of telegraphs lines of Kulachi-Sanhala from 1st June 1986 to 30th July, 1987; and

(d) whether the Government intends to provide direct dialling from Kulachi to D.I Khan; if so, when?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) Total number of Telephone Operators working at Kulachi Exchange is (4) Four.

Total number of Linemen working at Kulachi Exchange is (3) Three.

(b) Month-wise details of Kulachi telephone trunk traffic of January 1987 to July 1987.

Month	Total
January 1987	3172
February 1987	3165
March 1987	3488
April 1987	3381
May 1987	2061
June 1987	2437
July 1987	1777

(c) There is no place named Sanhala, but there is a long distance Public Call Office at Hathala at a distance of 17 Kilometer from Kulachi. There were 18 repairs carried out on Kulachi—Hathala line during June, 1986 to July 1987.

(d) No.

سوال نمبر ۴۴۔

جناب چیئرمین :

(سوال نمبر ۴۴ دریافت کیا گیا اور طبع شدہ جواب جناب فتح محمد حسنی وزیر مملکت مواصلات نے پڑھا۔ تصور کیا گیا)۔

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میرے سوال کے آخری حصے کے اندر ایک لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ میرا سوال کا آخری حصہ یہ تھا کہ آیا حکومت کلاچی سے ڈی آئی خان کے مابین VHF لائن ڈائریکٹ دینے کیلئے تیار ہے یا نہیں ؟ جبکہ یہاں سوال کے اندر ڈائریکٹ ڈائلنگ کا ذکر ہے، یہ نہیں ہے VHF کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ کوئی منصوبہ ہے یا نہیں ہے۔ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ اگر آپ یہ VHF دے دیں گے تو ہماری مشکل حل ہو جائے گی۔

سردار فتح محمد ایم حسنی : سر! اگر ممکن ہوا تو ہم ضرور دے دیں گے۔

جناب چیئرمین : اچھا۔ جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف : سر! دوسری گزارش یہ ہے کہ جنوری میں آپکی ٹیلیفون ٹریفک چلی ہے، ۳۱۷۲، اور جولائی کے اندر ۱۷۷۷ ہے۔ اب اتنا فرق کیوں ہے ؟ اور اب مئی کے اندر ۲۰۶۱ ہے ؟

جناب چیئرمین : حسنی صاحب اس کی کوئی وجہ بتا سکتے ہیں ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : سر اس میں کم بیشی ہو سکتی ہے۔ ٹیکنیکل reasons بھی ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں کچھ اپریل ۸۷ء سے there is a sudden drop. Actually a decreasing tendency.

[Mr. Chairman]

بہر حال میرا خیال ہے کہ اب کسی کو زبانی پتہ تو نہیں ہوگا کہ ٹیلیفون کالز بڑھتی ہیں یا کم ہوتی ہیں۔

سردار فتح محمد ایم حسنی: سر ٹیکنیکل فالٹ ہوگی جس وجہ سے کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ٹیکنیکل فالٹ کے علاوہ یہ ہو سکتا ہے کہ کلاچی والوں نے فیصلہ کر لیا ہوگا کہ ہم نے ٹیلیفون نہیں کرنے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کیونکہ چارجز بڑھ گئے ہیں لہٰذا انہوں نے یہی کیا ہے۔

قاضی عبداللطیف: میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ لائن ہمیشہ خراب رہتی ہے اسلئے وہاں پر کالیں ہوتی ہی نہیں ہیں اس لیے میں نے یہ پوچھا تھا کہ وہاں آپ کے لائن مین کتنی مرتبہ گئے ہیں اور ان کی مرمت کی ہے۔ جس کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ ۱۸ دفعہ گئے ہیں سال کے اندر، آپ اندازہ لگائیے کہ اس کا مقصد یہ ہے وہ لائن ساری ہمیشہ خراب رہتی ہے اور جس کا ٹیلیفون ٹریفک پر اتنا اثر پڑا ہے کہ وہاں ۳۱۰۰ ہے اور یہاں ۱۷۰۰ ہے۔

سردار فتح محمد ایم حسنی: جناب چیئرمین! کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے، اگر قاضی صاحب کو کسی خاص بات کا علم ہو تو ہمیں بتا دیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

Mr. Chairman: I think this brings us to the end of the Question Hour. The rest of the questions will be taken as read.

PIA FLIGHT NO. PK. 662

†45. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that on 3-8-1987 PIA flight No. Pk-662 had only 19 passengers on board while taking off from Islamabad to Peshawar and 28 passengers from Peshawar to D.I Khan, with a number of seats vacant in both stretches of the flight; and

---

†Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

(b) whether it is also a fact that despite a number of vacant seats in the said flight a large number of passengers were either refused seats or were listed 'on request'; if so, the reasons therefor?

Reply not received.

DEVELOPMENT OF AIRPORTS

46. ***Mr. Salim Saifullah Khan:** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Civil Aviation Authority is planning to spend large sum of money on the development of Karachi-Lahore and Islamabad Airports; and

(b) the reasons for not including Peshawar in the said programme?

Rana Naeem Mahmud Khan: (a) Yes. The proposal of Civil Aviation Authority (CAA) to construct new terminal complex at Karachi and to set up modest terminal facilities at Lahore and new Airport at Islamabad is under consideration of the Government.

(b) CAA gave higher priority to the expansion of terminal facilities at Peshawar Airport and has recently expanded the terminal at Peshawar at the cost of Rs. 97.210 million which is sufficient to meet the traffic needs of passengers upto the year 1995.

MIRAN SHAH TELEPHONE EXCHANGE

47. ***Malik Sadullah Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the time by which the Miran Shah Telephone Exchange will be connected with NWD system;

(b) the total number of staff working at Miran Shah Telephone Exchange;

(c) whether it is a fact that the exchange remains closed during night hours and if so, the reasons thereof;

[Malik Sadullah Khan]

(d) whether it is also a fact that the operators do not attend the calls even if the exchange is open and if so;

(e) whether the Government will take suitable action against the persons responsible for this?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) Miran Shah is included in the approved project for extension of Nation Wide Dialling and the work is expected to be completed by December, 1988.

(b) 14 staff members.

(c) No.

(d) No.

(e) No action indicated.

48. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the system evolved to give admissions in the Government schools/colleges to students who do not come on open merit basis and its merits or demerits;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to accommodate students securing third divisions; and

(c) whether the Government would consider the proposal to do away with grades 'C' and 'D' in Matric and post-Matric examinations?

Syed Sajjad Haider: (a) Admission in Model Schools of Islamabad is made on merit basis, but other Federal Government schools have been liberally admitting all candidates. At College level admission is given on merit and some students securing 'D' grade are also admitted. The observance of a selection system at the college level reduces the strain on financial resources and ensures a minimum quality in higher education, though it has on occasions attracted criticism emanating from those who are rejected.

(b) In some cases, 3rd divisioners particularly in rural areas are being allowed admission subject to the availability of seats. There is no proposal to expand admission to 3rd divisioners.

(c) No. Those passing with these grades may not desire to go for higher studies but would like to seek employment with these qualifications. Hence there is no proposal to do away with these grades.

FOREIGN SCHOLARSHIPS OFFERED BY FOREIGN GOVERNMENTS

49. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number of foreign scholarships and seats for graduate and post-graduate studies offered to Pakistani students by foreign Governments and agencies during the years 1985, 1986 and 1987;

(b) total number of those scholarships which were availed of with year-wise break-up;

(c) whether it is a fact that a large number of scholarships lapsed due to delay on the part of concerned officials in the Ministry of Education; and

(d) if so, the action taken against the officials responsible for it and also the steps taken to check the same in the future?

Syed Sajjad Haider: (a) During 1984-85, 1985-86 and 1986-87, 455 scholarships were offered by the foreign Governments and agencies to Pakistani students, out of which 107 were for under-graduate and 348 were for post-graduate studies.

(b) The position is as follows:

(i) initial offers..	455
(ii) nominations by Federal Govt....................	618
(iii) finally selected by the donors	229
(iv) proceeded..	161
(v) did not proceed due to personal reasons....	68

(year-wise break-up may please be seen at Annexure-I).

(c) As answer to (b) indicates the Ministry nominated 618 scholars against 455 offers. Therefore there was no lapse on account of the Ministry.

(d) In view of (c) above the question does not arise. However, steps are being taken to speed up the procedure. (Annexure-II).

Annexure I

Break up of year-wise awards, our selection, final selection by the donors and final utilization:—

Year	Award U-Graduate/ P-Grade Govt.	Nomination by the Federal U.G/P.G.	Finally selected by the donors U.G/P.G	Proceeded U.G/P.G.	Lapsed
1984-85................	34+118=152	39+137=176	15+51=66	13+24=37	2+11=13
1985-86................	32+122=154	58+162=220	21+57=78	10+20=30	11+18=29
1986-87................	41+108=149	84+138=222	27+58=85	14+20=34	13+13=26
Total:	107+348=455	181+437=618	63+166=229	37+64=101	26+42=68

Officers.................................... 455
Candidates selected.................. 618
Finally selected by donors....... 229
Finally proceeded 161
Lapsed.. 68

Annexure II

STEPS TAKEN FOR MAXIMUM UTILIZATION OF SCHOLARSHIPS

Following steps have been taken to ensure maximum utilization of scholarships in future:—

(i) During these 3 years 68 candidates finally selected by the donor countries refused to proceed at the last minute, therefore, these scholarships lapsed. The Ministry now takes an undertaking that if they refuse to proceed at the last minute they shall pay damages (Rs. 1,000) to the Government.

(ii) Donor agencies have been requested to clearly indicate the nature and duration of courses while making the offers.

(iii) Efforts have been made to request donor agencies to make offers well ahead of time, to decide selection much earlier, collect papers much in advance and forward these papers well in time to donors.

EVALUATION OF EXECUTION OF DEVELOPMENT PROJECTS

50. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to appoint a supervisory body consisting of technical/financial experts to evaluate the timely execution of development projects in the urban and rural areas; and

(b) the total amount spent so far on such development projects in urban and rural areas in the year 1986-87?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: (a) No. These projects are being executed by the various implementing agencies of the Provincial Governments and monitored by the respective Planning and Development Departments of the Provincial Governments.

(b) The total allocation for the year 1986-87 is Rs. 1625.00 million, out of which uptil now schemes amounting to Rs.1283.40 million have been approved for implementation. As against total budgetary allocation, an amount of Rs. 1622.952 million has so far been released by the Ministry of Finance to the Provincial Governments. Out of this amount the Provincial Governments have in turn released an amount of Rs. 1220.66 million by 31st July, 1987 to the executing agencies for expenditure on the schemes.

ADMISSION IN FEDERAL COLLEGES

51. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number of male and females students who passed the Matric examination in the year 1986-87 from Federal Board of

[Maulana Kausar Niazi]

Intermediate and Secondary Education Islamabad with division-wise break-up;

(b) the total number of these male and female students who were given admission in 1st year in the colleges located in Federal area of Islamabad and the procedure adopted for admission;

(c) the total number of such male and females students who despite filing of admission forms were not able to secure admission and the arrangements being made by the Government for further education of such students; and

(d) whether the Government intends to open more schools and colleges in view of the increasing population of Islamabad, if so, the locations of the colleges and if not, the reasons thereof?

Syed Sajjad Haider: (a) The total number of male and females students (regular & private) who passed the Matric examination in 1986 is 12550. Grade-wise break-up is given below:

	A-I	A	B	C	D	E	Total
Male................	238	1083	1845	2275	1464	497	7402
Female	172	780	1482	1425	865	209	4933
Total:	410	1863	3327	3700	2329	706	12335

Note.—This does not include 215 candidate who repeated the examination or failed in one subject.

(b) The total number of male and female students who have been granted admission so far is as under:—

Boys	1285
Girls	1310
Total ..	2695

Thirty more seats are available in F.G. Higher Secondary School for Boys Nilore. The basic conditions for admission to 1st year class are as under:—

(i) Admission is open to sons/daughters of Federal Government employees residing in Islamabad/Rawalpindi and the residents of Federal Area.

(ii) Students passing all the subjects in SSC examination are eligible for admission.

(iii) Admission is open on the basis of merit alone.

(c) The exact number of such students cannot be determined because many students applied in more than one institution. However the merit of the last student admitted is detailed below:—

Male 350/850

Female.. 370/850

Higher Education facilities to be provided to those who have a strong academic background. Therefore, a certain minimum merit is maintained for admission to colleges. The Government is not considering any arrangement for admission of extra students.

(d) Yes. (i) The following new institutions are being opened during the period 1987—89:—

Primary 34

Secondary.. 9 (6-girls 3-boys).

(ii) The following institutions will be upgraded:—

Primary to Middle .... 6 (1-boys 5 girls)

Middle to Secondary.......................... 4 (2-boys 2 girls)

(iii) Two new model schools (quality-institutions) one for boys and one for girls are being established in Sector G-10 and F-10 respectively.

(iv) Two colleges are planned to be opened one for boys in F-10 and other for girls in G-10.

(v) Two Secondary Schools in rural area at Rewat and Mughal are planned to be up-graded to Higher Secondary level.

PRINTING OF TEXT BOOKS IN NASTALIQUE

52. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that there is a proposal under consideration of the Government to adopt through out the country the "Nastalique" script for the printing of Urdu language Text Books; if so, when and if not, the reasons therefor?

Syed Sajjad Haider: Textbooks upto class VIII may be in NASKH OR "NASTALIQUE" script. The Textbook Boards are free to make their choice. From class IX onward textbooks would be printed in NASKH script.

53. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Education be pleased to state as to what percentage of people would now be able to become literate by 1990 under the "Nai Roshni Schools Project"?

Syed Sajjad Haider: The total number of students to be covered under Nai Roshni Schools Project during 1986-90 would be 16,50,000. The annual phasing of physical work of this project is as under:—

Year	New School opened	Old Schools	Estimated students on roll	Completed schools	Estimated No. of students to be passed out
1986-87	22,000	—	5,50,000	—	—
1987-88	22,000	22,000	11,00,000	22,000	5,50,000
1988-89	22,000	22,000	11,00,000	22,000	5,50,000
1989-90	—	22,000	5,50,000	22,000	5,50,000
				60,000	16,50,000

2. It may be seen from the above that on successful completion of the programme within the stipulated period the literacy rate will increase by 2.3 per cent. It may be added that the programme goes beyond the literacy programme. It is basically a programme for providing second opportunity to dropped out school children in the age group 10—14 years for recycling them to non-formal primary education and enabling them to improve their economic prospects by getting skills.

CLOSURE OF AND INCIDENTS OF VIOLENCE IN, FEDERAL INSTITUTIONS IN FEDERAL AREA

54. ***Prof Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the period for which educational institutions in the Federal area and Federally Administered educational institutions in the four provinces have remained closed between July, 1977 to February, 1984 and again between March, 1984 to July, 1987;

(b) the total number of cases of armed violence which took place in these educational institutions and the number of persons killed during the above two periods;

(c) the total number of arms and ammunition recovered by the Government from these institutions during the above two periods; and

(d) the total number of persons prosecuted and the details of punishments given to those found guilty of violence or in illegal possession of arms and ammunition in educational institutions?

Syed Sajjad Haider: (a) The following institutions remained closed as per details given below:—

I. July 1977 to February 1984:—

Quaid-i-Azam University:

6-2-1979 to 28-4-1979.

17-8-1980 to 31-8-1980

8-3-1981 to 9-4-1981

National College of Arts, Lahore:

20-11-1982 to 31-1-1983

II. March 1984 to July 1987:

Quaid-i-Azam University:

19-3-1985 to 23-4-1985

16-1-1986 to 21-1-1986

12-2-1987 to 9-3-1987

8-5-1987 to 14-8-1987
(including summer vacation)

Dawood College of Engineering & Technology, Karachi:

10-2-1984 to 21-5-1984

16-8-1984 to 30-8-1984

January, 1986 to 19-3-1986

National College of Arts, Lahore:

1-2-1985 to 5-4-1985

(b) Quaid-i-Azam University. No direct clash of armed violence took place in this University during the above period, and no student has been killed. However, some cases of air firing did hapen at the Campus, and due to clashes between the groups, certain students received minor injuries on different occasions.

Dawood College of Engineering and Technology, Karachi

Three minor armed clashes amongst the students took place in the College during March, 1984 to July, 1987 but no person was killed.

(c) *Quaid-i-Azam University.*—During Police raid on 6th, 7th and 8th May, 1987, the following arms and ammunition were recovered from the Hostels:—

—	Pistols	5 Nos.
—	Kalashankof	121 Bullets.
—	32 Bore Pistols	6 Nos.
—	Magazine	One.
—	30 Bore Pistol	One.
—	22 Bore Pistol	2 Nos.
—	Dagger 6.5	One.
—	Dagger	One.
—	Stengun one magazine	10 bullets.
—	Revolver	One
—	Bullets of different sizes	45 Nos.

Dawood College of Engineering and Technology, Karachi

The following arms were recovered from the office of Islami Jamiat Talaba in the College by the police on 20th March, 1986:—

—	Pistol	2 Nos.
—	Revolver	2 Nos.
—	Carbine	1 No.
—	Handgrenade bomb	1 No.
—	Bullets	·50 Nos.

(d) *Quaid-i-Azam University.*—34 students were arrested under section 307. Out of these, 34 cases were also registered against 16 student under section 12 of Arms Ordinance for possessing illegal arms and ammunition. The cases are *sub-judice.*

The Discipline Committee of the University however, expelled/rusticated 21 students from the University for acts of indiscipline.

National College of Arts, Lahore

Three students namely Mr. Haris Suhail, Mr. Farooq Akbar Chaudhry and Mr. Umer Masood were found guilty for creating disturbances in the College and awarded on year's imprisonment *plus*

fine of Rs. 25,000 by the Summary Military Court. However, they were released after three months.

The Disciplinary Committee of the College pardoned with warning the other two students while Mr. Haris Suhail was expelled from the College.

T & T BUILDING AT GWADER

55. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the time by which the work of the under-construction T & T building at Gwader will be completed; and

(b) the total amount allocated for the construction of the said building during the current financial year?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) The work is expected to be completed by December, 1988.

(b) Nil.

P.I.A. FLIGHTS FOR BANNU

56. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that PIA operates three flights a week for Bannu;

(b) whether it is also a fact that these flights are insufficient to meet the requirements of the increasing number of passengers of the area; and if so,

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to operate a daily flight for Bannu?

Rana Naeem Mahmud Khan: (a) At present PIA is operating three flights a week from Peshawar to Bannu and back F-27 aircraft

and two flights a week by Twin Otter aircraft on the route Islamabad-Kohat-Bannu-Kohat-Islamabad.

(b) No.

(c) No.

TELEPHONE FACILITIES FOR VILLAGES IN TEHSIL NIZAMPUR, NOWSHERA

56-A. ***Maulana Sami-ul-Haq:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Nizampur Tehsil Nowshera Comprising 30—32 villages does not have the facility of telephone; and if so,

(b) Whether there is any proposal under consideration of the Government to connect this area with VHF system?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) Yes.

(b) Yes.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب شیخ محمد اسلام نے اپنی نجی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲۱ تا ۲۳ ستمبر رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب قاضی عبدالمجید صاحب نے اپنی نجی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲۷ سے ۳۰ ستمبر تک رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب سردار جام نماچی نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۲ ستمبر تا اختتامِ عالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب میاں محمد زمان وزیر مملکت اور جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض وجوہات کی بنا پر آج کے سینیٹ کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے، تو یہ ایوان کے نوٹ کرنے کے لیے ہے۔

Privilege Motions

جناب چیئرمین : اب پریویلج موشنز لیتے ہیں۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب موشن نمبر ۱۴۔

(i) Re: Delayed Departure of Mover's Plane due to P.M.'s Entourage Departure

جناب قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین ! مورخہ ۱۹ ستمبر کو مجھے ایک اہم کام کی وجہ سے ۹ بجے صبح لاہور سے اسلام آباد پہنچنا تھا۔ لاہور سے پہلی پرواز اسلام آباد صبح ۸-۳۰ بجے پہنچ جاتی ہے۔ لیکن ہمیں لاہور ایئرپورٹ پر محض اس وجہ سے ایک گھنٹہ تک روکا گیا کہ اسلام آباد ایئرپورٹ سے وزیراعظم صاحب پرواز کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہماری پرواز ۸-۳۰ کی بجائے ۹-۳۰ بجے اسلام آباد ایئرپورٹ پر اتر سکی۔ پاکستانی وزیراعظم ایک اسلامی جمہوری ملک کے وزیراعظم ہیں ان کی خاطر عام شہریوں کو تکلیف دینا شہریوں کے استحقاق کی خلاف ورزی ہے چنانچہ میں اپنے استحقاق کی خلاف ورزی پر تحریک پیش کرتا ہوں۔ براہ مہربانی ایوان اس پر غور کرے اور مناسب اقدام کرے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Rana Naeem Mahmud Khan: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین: وضاحت اگر کرنا چاہتے ہوں تو قاضی صاحب فرمائیں۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! یہ بات بالکل واضح ہے کہ وزیراعظم کو ایک مثال بھی پیش کرنی چاہیئے اور ان کو اس طرح کی کوئی خصوصی اور مخصوص مراعات بھی نہیں استعمال کرنی چاہیئں ہوائی جہاز پر جو لوگ آرہے تھے ان میں بہت مصروف لوگ تھے اور تمام لوگوں کی یہاں بہت ضروری appointments تھیں۔ جب ہم وہاں سے آرہے تھے تو سب لوگ اپنی بے اطمینانی اور عدم اطمینان کی باتیں کر رہے تھے۔ کہ یہ ہمارا اسلامی ملک ہے جس میں مساوات کا بہت بڑا دعویٰ ہے کسی کافروں کے ملک میں کسی کو یہ علم نہیں ہے کہ کسی وزیراعظم کی خاطر ساری ٹریفک معطل رہتی ہے اور تمام لوگوں کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ دعویٰ تو اس حکومت کا یہ ہے کہ وہ اسلامی اقدار کو اجاگر کریں گے انہوں نے لوگوں کے دکھاوے کے لئے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ بڑی گاڑیوں کے بجائے چھوٹی گاڑیاں استعمال کریں گے لیکن یہ ایک بہت ہی بنیادی اقدام ہے کہ شہریوں کو اپنے آنے جانے کے وقت تکلیف نہ دی جائے لیکن یہ بات شہریوں کے لئے تکلیف کا باعث ہے اور بلاوجہ ہے۔ میرا خیال نہیں ہے کہ ایئر ٹریفک سے وزیراعظم کی جان کو کوئی خطرہ ہے یا ان کی پرواز میں کوئی رکاوٹ ہے۔ یعنی جس طریقے سے دوسرے ہوائی جہاز اترتے یا ٹیک آف کرتے ہیں۔ جہاز کو فضا میں دو یا پانچ منٹ انتظار کرایا جاسکتا ہے اور اس دوران ان کا ہوائی جہاز اوپر جاسکتا ہے۔ لیکن پوری تقریبات، ان کو see off کرنے کے لیے سلامی ہو، اور ان کو الوداع کہنے کے لئے جتنی بھی رسمیں ہوں ان تمام کا اہتمام ہو جائے تمام تکلفات ختم ہو جائیں اور اس وقت تک نہ کراچی سے کوئی جہاز آسکے اور نہ لاہور سے پرواز کر سکے نہ کسی دوسری جگہ سے پرواز کر سکے اور سارا ایئرپورٹ اور تمام لوگ اسی انتظار میں ہوں کہ وزیراعظم صاحب تشریف

[Qazi Hussain Ahmed]

لے جائیں اور اس کے بعد دوسرے لوگ move کر سکتے ہیں۔ یہ شہریوں کے استحقاق کی خلاف ورزی ہے سینیٹ کے رکن کی حیثیت سے نہیں، ایک عام شہری کی حیثیت سے بھی یہ میرا حق ہے کہ مجھے کسی جگہ نہ روکا جائے کہ وزیراعظم یا صدر اس راستے سے گزر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب رانا صاحب۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank yor Mr. Chairman.

It is true that the Islamabad Airport remained closed on the 19th September, 1987. Sir, this is necessary to ensure the safety of the VIP movement and the Government has to resort to closing the airports a few minutes before the take off and a few minutes after the take off of the flight. This particular flight arrived 56 minutes late due to the VIP movement.

But the point is whether this is the proper forum to raise a privilege of citizens and whether this is under the rules permissible to raise a privilege motion claiming the breach of privilege of the citizens of Pakistan. I sincerely think, Sir, that this is not the correct way of moving a point. The honourable Member's statement has been accepted and I assure him that the Government is wary of the fact that it would not like to inconvenience the citizens of Pakistan but for security reasons it is necessary under our prevailing circumstances to resort to these measures which we find are absolutely necessary. I suggest that since this is not a breach of privilege of the House or the Member. It has not interfered in the functioning of the House or the Member as a Member. I request that he may withdraw his motion or it may be ruled out of order.

Thank you Sir.

جناب چیئرمین: اور کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! پہلا نکتہ یہ ہے کہ چونکہ میں سینیٹر ہوں اور عام شہری بھی ہوں اس لیئے اگر عام شہری کے طور پر بھی میرا اگر کوئی استحقاق مجروح ہوتا

ہے تو ایک سینیٹر کی حیثیت سے وہ میرا استحقاق بنتا ہے اور اس ایوان کو اس پر غور کرنے کا حق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ وزیراعظم کی جان کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ جو لوگ ہوائی جہاز میں آتے ہیں ان کی through چیکنگ ہوتی ہے اور ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں آسکتی۔ یہ صرف ان کا جو شاہانہ شان یہ لوگ بنانا چاہتے ہیں اس کی خاطر یہ تمام رکھ رکھاؤ اور یہ ہٹو بچو کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: I think the motion has to be decided according to the rules. Under Rule 57 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, a Member can raise a question of infringement of privilege with the consent of the Chair. If it involves a breach of privilege either of a Member or of the Senate or of a committee thereof. This Rule does not envisage, or extend to, a breach of privilege of just any citizen. Significantly, the mover does not claim and even in his explanation he has not claimed a breach of his own parliamentary privilege as a Member of the House. On the other hand he claims that the infringement of his privilege as a citizen of Pakistan. Now, whatever be the merit of this claim as a citizen of Pakistan and whatever inconvenience he may have suffered due to delayed departure of his plane from Lahore, it has hardly anything to do with his parliamentary privilege as a Member of the Senate. Rule 57 that I have just read out, renders the motion patently outside the scope of this Rule. The mover, a point which he has been stressing as a citizen of Pakistan, has no privilege or rights greater than those enjoyed by him in common with the millions of other citizens and if by these privileges and rights are meant what an ordinary citizen can claim justice and equity, then again a point which he has been stressing or as the fundamental right guaranteed to him by the Constitution, the vindication or remedy for their breach and infringement can and should be sought in a court of law and not by raising a question of privilege in this House. If we allow the honourable Members of this House to raise question of breach or infringement of privilege of an ordinary citizen which means what he can claim an equity and justice

[Mr. Chairman]

and what he can claim by way of fundamental rights then, I think this House even if it sits for 365 days in a year would be doing nothing except deciding the breach or infringement of privileges of the ordinary citizens. Here, we are dealing with the specific privileges conferred by the Constitution, by law or by parliamentary practice and convention, on the Members of the Senate. The motion is ruled out.

Next, Professor Khurshid Ahmad.

یہ آپ دونوں کے نام پہ ہے ۔

Since he has raised a question already, so you better read it out.

(ii) RE: ERECTION OF STEEL FENCING IN FRONT OF PARLIAMENT HOUSE

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میری تحریک استحقاق یہ ہے کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے ارد گرد دور دور تک جو آہنی جنگلہ، بلکہ میں داد دیتا ہوں ٹائپسٹ کی کہ اس نے اس کو "آئینی" جنگلہ لکھا ہے، اور دونوں ہی باتیں درست ہیں، جو آہنی جنگلہ کھڑا کر دیا گیا ہے اس کی وجہ سے پارلیمنٹ ایک بہت بڑے پنجرے کا سماں پیش کر رہی ہے اس کی وجہ سے عوام اور عوام کی نمائندگی کرنے والی تنظیموں کے نمائندوں کے پارلیمنٹ ہاؤس تک پہنچنے میں رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے اس سے پارلیمنٹ کے ممبران کے لیے عوام کے جذبات سے آگاہ ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ اس سے عام شہریوں کا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے اور ان کے نمائندوں کا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے میری استدعا ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

جناب والا! اگر یہ اس کو اپوز نہیں کر رہے ہیں تو ٹھیک ورنہ میں اپنے دلائل پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اپوز کر رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں پھر دلائل پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

پروفیسر غفور احمد: جناب والا! میں سب سے پہلے تو پورے ادب کے ساتھ آپ سے بھی اور حکومت کے نمائندوں سے بھی اور اس ایوان کے سارے ارکان سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر وہ ہر پارٹی یا حکومت سے وابستگی کے جو تقاضے ہیں ان سے بالا ہو کر غور کریں اور یہ دیکھیں کہ فی الحقیقت یہ مسئلہ قابل غور ہے یا نہیں اور اگر ہے تو ہم سب کو اس ایوان کے اور اس جمہوری نظام کے جس کو لانے کی ہم کوشش کر رہے ہیں تقدس اور استحکام کی خاطر کیا مؤقف اختیار کرنا چاہیئے۔

جناب والا! آپ ذرا یہ سوچیئے کہ کل جب میں یہاں آیا ہوں اور اس مقدس عمارت کے گرد جنگلہ جس شکل میں میں نے دیکھا ہے اور ہم سب اس کو دیکھ رہے ہیں اس سے پہلا امپریشن یہ ہوتا ہے کہ ہم نے ایک قید خانہ تعمیر کیا ہے اس ایوان کو اور اس میں کی جانے والی ساری کارروائی کو ہم نے ایک قسم کے قید خانے میں تبدیل کر دیا ہے۔ میں نے دنیا کی کم سے کم بیس بائیس پارلیمنٹس دیکھی ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ کسی ایک ملک میں بھی میں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس ملک کی پارلیمنٹ کے گرد اس قسم کے جنگلے لگائے گئے ہوں۔ لوگوں کا وہاں پہنچنا روکا گیا ہو اور اس بلڈنگ کا جو تصور اور امپریشن اس سے پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ پہلے ہی یہ بلڈنگ ہماری روایات کی، ہماری تاریخی روایات کی، ہماری آرکیٹکچرل روایات کی بڑی نمائندہ نہیں تھی لیکن جنگلہ لگانے کے بعد تو اسکو ایک قید خانہ ایک جیل خانہ یا زیادہ سے زیادہ ایک ایسا ”Zoo“ بنا دیا گیا کہ جس میں کوئی وحشی درندے بند ہوں اور ان کو اندر روکنے کے لیے جو باہر جنگلے لگائے جاتے ہیں بالکل اسی قسم کا جنگلہ یہاں پر لگایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی حرکت ہے ایک ایسا اقدام ہے جس سے اس ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے۔ استحقاق کی دلیل کے لیے میں دو باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات

[Prof. Khurshid Ahmed]

یہ ہے کہ جمہوری نظام کا کام یہ ہے کہ جمہوری نمائندوں کا ربط جمہور کے ساتھ ہو اور جمہوری نمائندوں تک رسائی فراہم کی جائے ۔ استحقاق کی بحثیں آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے اندر اس نکتے کو اہمیت دی گئی ہے کہ ایوان، ایوان کے نمائندے اور عوام، ان کے درمیان ربط رہے تعلق رہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ کو easy access رکھا جاتا ہے ۔ وہ ممالک بھی جہاں پر مظاہرے احتجاج جلوس روزمرہ ۔ مثلاً آپ دلی کو دیکھ لیجئے، کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ نہ ہوتا ہو اور ہم میں سے وہ لوگ جنہوں نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا ہے وہ اس بات کی گواہی دیں گے اور میں خود ایک طالب علم کی حیثیت سے ہر روز انڈین نیشنل اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کرنے جایا کرتا تھا ۔ یہ ہمارا جمہوری حق ہے اور ہمیں کبھی اس سے روکا نہیں گیا ہے ۔ جنگلے نہیں لگائے گئے ۔ دنیا کی وہ پارلیمنٹ بھی جہاں پر سیکورٹی پرابلم بڑا شدید ہے ۔ جیسے مصر ہے لیکن آپ وہاں ایسے جنگلے نہیں پائیں گے ۔ یہ تو دراصل ایک ایسی چیز ہے جس کی بنا پر آپ عوام اور عوام کے نمائندوں کے درمیان دیواریں حائل کر رہے ہیں ۔ آپ ان کے درمیان بعض پیدا کر رہے ہیں اور یہ جمہوریت کی روح کے اور اس پورے تجربے کے جو یہاں کیا جا رہا ہے منافی ہے ۔

دوسرا جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ اس کی وجہ سے پبلک کے ذہن میں اس مقدس ایوان کا تصور مجروح ہو رہا ہے اور اس بارے میں میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لاء آف پریویلیج بلاشبہ ایک بڑا مشکل بڑا کنفیوزڈ لیکن ساتھ ساتھ ایک ایوالونگ لاء ہے ۔ پچھلے پانچ سو سال کی تاریخ آپ دیکھیں تو آپ یہ پائیں گے کہ بہت سی چیزیں جو پہلے پریویلیج نہیں شمار کی جاتی تھیں انہیں بعد میں پریویلیج شمار کیا جانے لگا ہے ۔ پہلے یہ لڑائی ایوان اور ان کے درمیان ہوتی تھی اور اس کے بعد پھر دوسرے ڈائمینشن میں منتقل کیا گیا ۔ تو یہ ایک ایوالونگ سچوئیشن

ہے۔ اس ایوالونگ سچوئیشن میں میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کچھ پریویلیجز ہوتے ہیں جو ارکان کے ذاتی پریویلیجز ہیں بحیثیت پارلیمانی ممبر کے۔ کچھ پریویلیجز ہوتے ہیں جو کہ ہاؤس کے ہیں اور ہاؤس کے پریویلیجز میں بھی کچھ چیزیں وہ ہیں جو contempt کی ذیل میں آتی ہیں۔ اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہاؤس کی اتھارٹی کو violate کرنے کی ذیل میں آتی ہیں تو میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مثلاً 'May's Parliamentary Practice, میں جہاں پریویلیجز کی بحث شروع ہوتی ہے وہاں یہ بات کہی گئی ہے۔ میں صفحہ ۱۵۲ کا حوالہ دے رہا ہوں۔

Indignities offered to their House by words spoken or writings published reflecting on its character or proceedings have been constantly punished by both, 'the Lords' and 'the Commons' upon the principle......(*interruption*)

جناب چیئرمین: قطع کلامی معاف، لیکن پریویلیجز کا یہ جو مضمون ہے بہت تفصیل کے ساتھ پچھلے سیشن میں آپ نے اس کی وضاحت کی تھی اور بہت تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا گیا تھا اور بہت تفصیل کے ساتھ اس پر رولنگ بھی آئی ہے تو میرے خیال میں آپ اس کو سمرائز کریں کیونکہ ہم سب اس سے واقف ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب! میں اس میں ایک نیا پہلو لا رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ

.....upon the principle that such acts tend to obstruct the Houses in the performance of their functions by diminishing the respect due to them.

Mr. Chairman: Right.

پروفیسر خورشید احمد: اس سلسلے میں میرے پاس وہ سارے ڈاکومنٹس موجود ہیں جن میں پمفلٹس کا چھاپنا، وہ چیزیں جو کہ ہاؤس سے باہر کی جائیں مذکور ہیں

[Prof. Khurshid Ahmed]

اب تک emphasis اس بات پر تھا کہ کوئی تقریر ہے، کوئی تحریر یا کوئی پوسٹر ہو لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب ہم نے اس میں ایک اور تخیل اضافہ کیا ہے پاکستانیوں نے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے یہ جو جنگلہ کھڑا کیا ہے یہ ایک مستقل پوسٹر ہے جو اس ایوان کے، اس کی دیواروں کے گرد آویزاں کیا گیا ہے اور جس سے میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان کا وقار گرا ہے عوام کی نگاہ میں یہ ادارہ مجروح ہوا ہے، جو تھوڑی بہت کوشش اس ایوان کو build کرنے کی، جمہوری اداروں کو build کرنے کی یہاں کی جا رہی تھی اسکے اوپر یہ ایک aspersion ہے۔ ایک standing aspersion ہے اور اس بنا پر میں چاہتا ہوں کہ آپ اس قانون کو تھوڑا سا liberally interpret کریں اور محض اس کو پمفلٹ اور پوسٹر اور کتاب اور تقریر تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ جنگلہ بھی ایک ایسا پوسٹر ہے جو اس ایوان کے خلاف، اس کی حیثیت کو گرانے والا اور اس کو عوام کی نگاہ میں گرانے والا ہے، ان جنگلوں کو دور کیجئے ان کو ہٹوایئے اور جو پردہ اور دیوار آپ نے حائل کر دی ہے عوام کے اور اس ایوان کے درمیان اسے ہٹا دیجیئے، یہ ہے وہ بات جو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور جب تک یہ جنگلہ نہیں ہٹتا، جب تک اس طرح ہم یہ پنجرہ بنائے رکھتے ہیں اس کے گرد تو میری نگاہ میں اس ایوان کا استحقاق برابر مجروح ہو گا اور ایوان کا جو وقار اور جو عزت جمہوریت کی بنا پر ملک میں ہے، دنیا میں ہے وہ کمزور ہو گی۔

میں یہ بھی آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں فارن وزیٹرز اس ملک میں برابر آتے ہیں وہ دنیا کے اور ممالک میں بھی جاتے ہیں لیکن انہیں کہیں یہ سماں نظر نہیں آئے گا جو یہاں نظر آرہا ہے کہ انہوں نے پوری پارلیمنٹ کو ایک جیل بنا کر رکھ دیا ہے، یہ چیز میری نگاہ میں اس کے وقار کے خلاف ہے اور اسی بنا پر میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کے اوپر آپ غور فرمائیں اور صرف اب تک کی جو رولنگ ہیں ان کے الفاظ نہیں بلکہ ان کی روح کو دیکھئے اس لئے کہ ان کی روح یہ ہے کہ ہر وہ چیز

جس کی بنا پر اس ایوان کو، اس کے وقار پر حرف آتا ہو اس کو دور کیا جائے تو میری نگاہ میں جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اس کی حیثیت اس ایک کتاب یا ایک تقریر یا ایک پوسٹر سے کہیں زیادہ ہے اور یہ جو مستقل پوسٹرز ہمارے خلاف لگا دیئے گئے ہیں ان کو ہٹوایئے تاکہ یہ ایوان پھر ایک آزاد ادارہ محسوس ہو، ایک غلام ادارہ محسوس نہ ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ سیکیورٹی اور حفاظت کے نام پر یہاں جمہوریت کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے، جمہوریت اور جمہوری اداروں کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے تو خود اسلام آباد کا سارے ملک سے اور شہری آبادیوں سے الگ تھلگ تعمیر کرنا یہ بجائے خود جمہوریت کی نفی ہے ہم ایک الگ تھلگ جزیرے میں رہ رہے ہیں جس میں ہمیں بالکل معلوم نہیں ہوتا کہ عام لوگوں کی حالت کیا ہے اور ان کے احساسات کیا ہیں۔ چند روز سے ہم یہاں ہیں اور ہم نے جو کیفیت یہاں دیکھی ہے تو یہ اسلام آباد کی بجائے پولیس آباد نظر آ رہی ہے ہر جگہ رکاوٹیں ـــــ چنانچہ طلبا کو روکا جاتا ہے مزدوروں کو روکا جاتا ہے، طلباء کو تو جنگلے تک آنے کے لیئے بھی روکنے کے لئے رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی تھیں اور اسلام آباد میں کسی کو آنے نہیں دیا گیا پھر اس طریقے سے یہ جو جنگلہ بنانا ہے مارشل لاء کے دور میں بھی اس طرح کا کوئی انتظام سیکیورٹی کی بنیاد پر اسلام آباد میں نہیں تھا، لیکن جمہوری دور میں گیا گیا نمائندوں اور عوام کے درمیان اس طرح کی رکاوٹیں اور پردے حائل کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ جمہوری اداروں پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے اور یہاں ایک ایسی فضا پیدا کر دی جائے کہ نمائندے عوام سے دور رہیں سیکیورٹی کے

[Qazi Hussain Ahmed]

نام پر ہمیشہ بیوروکریسی کے کچھ لوگوں نے اور کچھ پولیس کے اور انٹیلی جنس کے لوگوں نے بڑی شخصیتوں کو الگ تھلگ کر دیا ہے اور اس طریقے سے جب ان کے خلاف سازش بھی مطلوب ہوتی ہے اور ان کو اپنی گرفت میں اور اپنے سکنجے میں کسنا مطلوب ہوتا ہے تو یہی کیا جاتا ہے کہ ان کو بہت زیادہ خوفزدہ کر دیا جاتا ہے اور خوفزدگی کا ان کے گرد ایک حصار بن جاتا ہے اور وہ شخص جو ایک آزاد رائے رکھتا ہو وہ بھی اس تک نہ پہنچ سکے اور اس کو ایک محدود دائرے کے اندر پھانس کر رکھا جائے چنانچہ ہمارے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے کہ نمائندوں کو لوگوں سے بے خبر رکھنے کے لئے یہ ایک بیوروکریسی کی سازش ہے جو حفاظت کے نام پر ہے ،

اور یہ جمہوریت کی نفی ہے ، جمہوریت کے خلاف ایک سازش ہے جمہوری اداروں کے خلاف ایک سازش ہے اس لئے ان رکاوٹوں کو دور کر دیا جائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب شاد محمد خان صاحب ۔

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین صاحب ! بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک طرف تو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ حکومت بے بس ہے انتظام نہیں کرتی ، تدارک نہیں کرتی بم بلاسٹ ہو رہے ہیں ، قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور جب کبھی عملی اقدام کئے جاتے ہیں تو ان پر اعتراضات استحقاق کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ! یہی رونا تو ہم رو رہے ہیں کہ آج کل یونیورسٹیوں کا حال دیکھیں کہ اگر آپ اس کو پنجرہ کہیں گے تو آپ پشاور یونیورسٹی گئے جو کہ ان لوگوں کے ہاتھوں سے اسلحہ خانہ بنا ہوا ہے ،

وہاں انہوں نے اسلحہ کے انبار لگائے ہوئے ہیں، لہذا فضا کو خراب کرنا اور پھر جمہوریت کا نام لینا یہ ان کو زیب نہیں دیتا لہذا استحقاق کی صورت میں تحریک پیش کرنے کی بجائے حکومت کے اس اقدام کی تعریف کرنی چاہیئے - لیکن امن و امان کی خاطر اور ملک کو استحکام دینے کی خاطر اگر کوئی عملی اقدام کرتا ہے تو اس پر اعتراضات کیئے جاتے ہیں میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق مسترد کرنی چاہیئے -

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ قیمتی جانیں یہاں صرف اس ایوان میں ہی نہیں ہیں، اگر دھماکوں کو روکنا ہے تو بسوں کے اڈوں پر اور بازاروں میں روکیئے -

جناب چیئرمین: اس پر بحث ہو چکی ہے، وسیم سجاد صاحب -

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I have had the occasion several times to submit as to what constitutes a privilege of the Member and a privilege of the House and you have given Sir, detailed rulings on this question on more than one occasion. Briefly, Sir, a privilege of a Member refers to those rights and the privileges of the House also refer to the collective rights or the rights of the House which enable the House to function properly and effectively as a House and the Member to function properly and effectively as a Member. Therefore, any restriction which may be placed on the House or on a Member which infringes on his duties in the House or prevents him from performing his duties would constitute a breach of privilege.

Sir, the fence has been constructed taking in view the various incidents which have taken place in various parts of Pakistan; where bomb blasts have taken place; where it is apprehended that certain foreign elements have entered the country with a view to create fear and tension amongst the people of Pakistan. It is with this aim in view that as a security measure this fence has been constructed. It does not prevent either a Member from entering the House, even a member of the public, if he has the proper identification, if he is issued the entry card in accordance with the rules of the House, is not prevented from

[Mr. Wasim Sajjad]

entering the precincts of either the National Assembly or the Senate. Therefore, to say that we are trying to create a barrier between the people of Pakistan and the House or that we are trying to convert this into a jail is absolutely incorrect. We are only carrying out our duties which are to protect the public and the members and the officers who attend to their duties in the Senate and the National Assembly and if a person has the proper identification and he has been issued a card and in fact always a person had to obtain a card before entering the Assembly, if he has the card nobody will prevent him from entering and attending the sitting of the National Assembly and the Senate. So, therefore, Sir, this may kindly be ruled out of order. It is not a privilege, it is absolutely essential in the interest of the security of the members, of the officers, of the staff, of the members of the public coming to the Assembly because for some people Assembly may be a target just to create a sensation, it could be a target and to prevent that we have taken this measure. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: As far as my knowledge goes the steel fencing of the open space in front of the Parliament House covering a stretch of the Constitution Avenue also was under taken as a security measure, as the honourable Minister for Justice has explained for the security of the building, Members of the Parliament and other dignitaries including foreign diplomates visiting the Parliament House. But to visit the House as the Minister has again explained, you require a pass of entry and anybody in possession of that valid pass is not going to be interrupted or stopped in any manner for having access to the Parliament building.

Now, it is, I think, in my opinion a far-fetched inference to draw that this measure was taken to create a wedge between the people and their elected representatives or to stop the representatives of various organizations to reach the Parliament House as was contended by the mover. It is equally far-fetched to think that it would make it difficult for Members of the Parliament to get themselves acquainted with the feelings and sentiments of the people. Nevertheless, it is on the basis of these inferences that the mover's claim that the erection of the fence has infringed the privilege of both the ordinary citizens of the country as well as of their elected representatives and it is, therefore, that they pray

or request that the question be referred to the Privileges Committee of the House. The question involving a breach of privileges of an ordinary citizen, as I have ruled in the previous motion, cannot be equated with a parliamentary privilege conferred on the Members of the House either by the Constitution or any law or by parliamentary practice and convention. It is, as we have repeatedly held, the later kind of privileges that under Rule 57 of the Rules of Procedure and Conduct of Business is intended to cover. A Member is entitled to raise a question involving a breach of privilege under Rule 57 only if it relates to the breach of privilege of a Member of the Senate or of a committee thereof and not that of an ordinary citizen of a country. To this extent then like the previous motion this motion also falls totally outside the scope of Rule 57.

The second part of the contention that the fence also infringes the privileges of public representative does not appear to have any substance either. The fence which is being erected purely for security reasons offers no obstruction to the Members in meeting their clientele and acquainting themselve with their grievances, complaints or sentiments. Nor does it prevent them in any way from discharging their fucntions as Senators or come in the way of the smooth working of the Senate itself. It is thus altogether fanciful and the product of some fertile mind to contend that the steel fencing will create a wedge between the public and the public representatives. Artificial fencing, "مصنوعی در و دیوار" they have nowhere been able to serve this purpose of creating a wedge between two people or between two sections of people. In fact they serve quite the opposite purpose.

بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر در و دیوار
نگاہ شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار
ہجوم گریہ کا سامان کب کیا میں نے
کہ گر پڑے نہ میرے پاؤں پر در و دیوار

So, it is all a question of, "نگاہِ شوق" if you have that "نگاہِ شوق" they would travel far beyond these fences and no, "در و دیوار", would come in the way of that.

[Mr. Wasim Sajjad]

اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے ارد گرد دُور دُور تک جو آہنی جنگلہ کھڑا کر دیا گیا ہے اور جیسا کہ تحریک میں اس کا ذکر ہے۔ ایک پنجرے کا سماں پیش کر رہا ہے۔ اگرچہ پروفیسر خورشید صاحب کو شعر و شاعری کا زیادہ شوق نہیں ہے۔ میں غالب سے استفادہ کرتے ہوئے ان کی خدمت میں عرض کرونگا۔

گر کیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یونہی سہی
(جیسے آپ فرما رہے تھے کہ قید خانہ بن گیا ہے)
گر کیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یونہی سہی
یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جائیں گے کیا

یہ اگر جنون عشق ہے تو اس کے انداز جنگلوں سے نہیں چھوٹتے وہ جنگلے پھلانگ لیتے ہیں۔

So, I think, for these reasons I will have to.....

پروفیسر خورشید احمد: لیکن جنگلے بنانے والوں کو ذرا شرمندہ ہونا چاہیئے اس پر۔

جناب چیئرمین: وہ الگ بات ہے۔ لیکن وہ security purposes کیلئے کیا گیا ہے اس مقصد کے لیے آپ نے جو موشن میں کہا ہے اس مقصد کے لیئے نہیں ہوتا

So, it does not give a rise to any question involving the breach of any parliamentary privilege either of the Member or of the House and for these reasons I hold it inadmissible. This finishes the privilege motions, I think we take up.......

مولانا سمیع الحق: میری بھی ایک تحریک استحقاق تھی۔

جناب چیئرمین: جی، کب ہے۔ اس کو دیکھ لیں میں نے ابھی نہیں دیکھی کیا ہے کیا نہیں ہے۔ جلدی کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب کو نوٹس دینا ہوتا ہے مجھے نوٹس دینا ہوتا ہے میں نے بھی اس کو دیکھنا ہے کہ رولز کے مطابق ہے یا نہیں۔ رول ۵۷ میں پہلی چیز یہ ہے

A question of privilege can be done only with the permission of the Chair.
raise

اب چیئرکو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ کیا ریز کرنا چاہتے ہیں۔ میں کیا کہوں کہ آپ پڑھ لیں یا نہ پڑھیں۔ میرے خیال میں جب وقت آئے گا تو۔۔۔ کچھ تحمل کی ضرورت ہے۔

مولانا سمیع الحق : تحریک استحقاق دو گھنٹے پہلے تک دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ ضروری نہیں ہے دو گھنٹے پہلے بھی اگر ہو تو یہ ضروری نہیں وہ اس دن لے لی جائے۔ رول میں پھر آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں اگر آپ کو یاد نہیں ہے۔ رول ۵۷ کی پہلی شرط ہی یہی ہے۔

A member may with the consent of the Chair

جب مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں تو جب تک میں وہ consent دے نہیں دیتا کوئسچن آف پریولیج ریز نہیں ہو سکتا۔ شکریہ۔

مولانا سمیع الحق : ان کو یاد کرانا چاہیئے وہ قواعد وضوابط جو ہیں ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : وہ قواعد وضوابط بھی ہیں لیکن اس میں یہ نہیں لکھا کہ جس وقت کسی کی مرضی ہے وہ کھڑا ہو جائے کہ میں پریویلج موشن پیش کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : وہی میں نے عرض کیا کہ اس کو ایگزامن کرکے آپ کو موقع دیا جائے گا۔

مولانا سمیع الحق : ایسا نہ ہو کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود .....

جناب چیئرمین : عراق میں تریاق آج کل بنتا بھی نہیں ہے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشنز ۔ پہلی جناب طارق چوہدری صاحب کے نام پر ہے وہ موجود نہیں ہیں ۔ چھٹی کی درخواست کی ہے ۔ اچھا ۔

He has requested that this should be referred, we would take it up on some other day.

دوسری مولانا سمیع الحق اور مولانا کوثر نیازی کے نام پر ہے نمبر ۴ ، اور نمبر ۶۶ ۔

(1) *RE:* DECISION OF U.S. SENATE APPROPRIATION SUB-COMMITTEE REGARDING AID FOR PAKISTAN

مولانا سمیع الحق : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ اجلاس ملتوی کر کے ملکی و قومی اور دفاعی اہمیت کے اہم ترین مسئلہ "پاکستان کیلئے امریکی امداد کے تعطل کو زیر بحث لایا جائے ، ملکی سرحدات استحکام اور بقا و تحفظ کے پیش نظر اس قدر اہم مسئلہ میں تاخیر اور اب تعطل پوری قوم کے لئے تشویش اور غیر یقینی صورت حال کا باعث ہے متعلقہ تمام پہلوؤں کے ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ امریکہ کی سینیٹ کی ۱۷ رکنی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لئے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی ہیں ان میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ " امریکی صدر ہر سال اس مفہوم کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آگئی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کر رہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں ۔

Mr. Chairman: Who is opposing it?

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, I oppose it.

مولانا سمیع الحق: جناب والا! پوری قوم کی نگاہیں اس مسئلہ پر لگی ہوئی ہیں۔ اس سے پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کا مسئلہ وابستہ ہے۔ اس طرح سے ہر لحاظ سے یہ معاملہ قومی نوعیت کا ہے اس طرح سے آپ ایوان کو اس پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں۔ یہاں کوئی حزب اقتدار اور حزب اختلاف والی بات نہیں ہے اس مسئلہ پر پورے ایوان کے جذبات ایک ہیں۔

جناب والا! کسی ملک کی امداد پر انحصار کرنا کسی غیور زندہ قوم اور مسلمان قوم کے لئے مناسب نہیں ہے۔ ہم ایک آزاد قوم ہیں اور ہم نے بڑی عظیم قربانیوں سے یہ ملک حاصل کیا ہے۔ اس وقت ہمارا ملک بدقسمتی سے کچھ ایسے جغرافیائی حالات سے دوچار ہے جن سے بعض سپر طاقتیں ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اس وقت پوری دنیا میں اقتصادی امداد کا سلسلہ جا رہی ہے اور بڑی طاقتیں چھوٹی طاقتوں کی امداد کر رہی ہیں جو کہ درحقیقت مدد نہیں ہوتی ہے بلکہ سود پر رقم دیتے ہیں جیسے پھر امداد حاصل کرنے والے ممالک سود در سود واپس ادا کرتے ہیں اور یہ سودی نظام ساری دنیا میں رائج ہے۔ اس کو وہ اقتصادی امداد کا نام دے کر طرح طرح کے قومی، ملی اور دینی و سیاسی مفادات سے کھیلتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے ایک حساس صورت حال افغانستان کی موجود ہے اس کے بارے میں ہماری جو پالیسی ہے وہ ہمارا اسلامی فریضہ ہے اور دینی اہمیت کی بنا پر ان کی امداد ہم پر فرض ہے لیکن امریکہ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور ہمارے ملک کے دفاع کو کمزور کرنا چاہتا ہے جب کہ اس صورت حال میں ہمارے ملک کو ایٹمی توانائی کے حصول سے روکنا، اس کے لئے طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالنا، کسی طرح بھی امریکہ کو زیب نہیں دیتا۔ اسی طرح کی پالیسی اس نے عرب ممالک کے متعلق اپنا رکھی ہے۔

[Maulana Smiul Haq]

ایک طرف امریکہ نے اسرائیل کو ایٹمی طاقت بنایا ہے اور اسے عربوں کے سر پر بٹھا رکھا ہے اور ان کو پریشان کرنا چاہتا ہے لیکن دوسری طرف جو اسلامی ممالک ہیں ان کو امداد سخت قسم کی شرائط لگا کر دیتا ہے یہی پالیسی اس نے جنوبی افریقہ کے بارے میں اپنا رکھی ہے ایک بھی ایسا اسلامی ملک نہیں ہے جسے وہ بلیک میل نہیں کر رہا ہے اور وہاں سے مفادات نہیں اٹھا رہا ہے۔ مسلمان قوم پر یہ فرض ہے کہ اپنے آپ کو تیار رکھے اور اپنے آپ کو مسلح رکھے۔ ایٹمی طاقت حاصل کرنا ، ہماری عین اسلامی ضرورت ہے۔ پاکستان ہر لحاظ سے اپنے آپ کو ، اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اس معاملے میں امریکہ نے جو رویہ اختیار کیا ہے کوئی بھی انصاف پسند ملک اسے سراہ نہیں سکتا۔ پھر یہ جو امداد آ رہی ہے اسکو ایک طرف تو وہ ہمیں ایٹمی طاقت بننے سے روکنے کیلئے استعمال کر رہا ہے اور دوسری طرف ایسی شرائط ہمارے سامنے رکھ رہا ہے جو قطعاً ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہیں۔ اخبارات میں جو کچھ آیا ہے ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہماری آزادی پر بھی قدغن لگانا چاہتا ہے۔ ہمارے اسلامی ملک اور بحیثیت مسلمان قوم کے جو احساسات ہیں ان کے بارے میں آپ انکو بتا دیں کہ یہ شرائط ہمیں قطعی قابل قبول نہیں ہیں۔ ہم کسی ایسی امداد کو قبول نہیں کریں گے۔ یہاں اقلیتوں کے پورے حقوق محفوظ ہیں۔ کسی کو بھی اپنی عبادت سے روکا نہیں جا رہا ہے۔ وہ تو ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم ایک سرٹیفیکیٹ جاری کریں کہ یہاں اقلیتوں کو غلام نہیں بنایا جا رہا ہے ان کو پیٹا نہیں جا رہا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو یہ ہماری آزادی غیرت ، وقار اور آزادی کے خلاف عمل ہوگا ، مسلمان قوم کی حیثیت سے اللہ نے ہمیں جو حقوق دیئے ہیں ، ان کے تحت ہم زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم ان سب حدود و قیود کو قبول کر لیں ، تو پھر بالکل امریکہ کے غلام بن کر رہ جائیں گے۔

پھر جناب والا ! ہمارے خلاف جھوٹی لابیاں بنائی گئی ہیں اس سلسلے میں قادیانی

امریکہ میں انتہائی سرگرم ہیں۔ یہاں سے ہزاروں خطوط امریکی صدر اور انتظامیہ کو لکھے جاتے ہیں کہ ان کی امداد معطل کی جائے۔ میں جناب عرض کرتا ہوں کہ ہمیں امداد نہیں چاہیے بلکہ ہمیں آزادی، سالمیت اور تحفظ چاہیئے۔ آپ ایوان کو اس موشن کے ذریعہ اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں۔ آپ کی عنایت ہوگی۔

جناب چیئرمین : ایک دوسری موشن ہے، جو کہ مولانا کوثر نیازی کے نام پر ہے وہ آج ایوان میں موجود نہیں ہیں لیکن اگر ہم ایک موشن کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس کا اطلاق دوسری پر بھی ہوگا۔ وہ بھی میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

"امریکی ایوان نمائندگان کی تصرف کمیٹی نے پاکستان کی امداد منظور کرتے ہوئے یہ شرط عائد کی ہے کہ امداد یکم اکتوبر کی بجائے ۱۰ جنوری ۸۸ سے شروع کی جائے اس سلسلے میں صدر ریگن کو یکم جنوری تک کانگرس کے سامنے یہ رپورٹ پیش کرنی پڑے گی کہ پاکستان ارشد پرویز کیس میں مکمل تعاون کر رہا ہے اور آئندہ جوہری ہتھیاروں میں کام آنے والا کوئی سامان درآمد نہیں کرے گا۔ ادھر سمنگٹن ترمیم کی مدت بھی ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہی ہے جس کے تحت نیوکلر ٹیکنالوجی درآمد کرنے کے باوجود پاکستان کو امداد نہ دینے کی امریکی قانون سے مستثنیٰ کیا گیا تھا، ان حالات میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ۱۰ جنوری کو بھی یہ امداد پاکستان کو مل سکتی ہے یا نہیں! امریکی ایوان نمائندگان کا یہ فیصلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور میں اس تحریک کے ذریعے سینیٹ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرے۔"

یہ مولانا کوثر نیازی صاحب کی تحریک التوا تھی جو میں نے آپ کو سنائی۔ اگر اسے بھی کوئی صاحب کسی پہلو سے بھی اٹھانا چاہیں اور اس

[Maulana Sami-ul-Haq]

کی admissibility پر بات کرنا چاہیں تو ضرور کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم قومی مسئلہ ہے اس کے تین پہلو ہمارے سامنے آئے ہیں۔ پہلی چیز بیرونی امداد ملک کی معیشت اور اس کے ساتھ ساتھ ملکی، خودمختاری، سیاسی اور دینی معاملات میں ہمارا موقف اس چیز سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ امریکی سینیٹ کی اس کمیٹی کے فیصلے اور اس کے بعد جو ڈویلپمنٹ ہمارے سامنے آ رہی ہیں ان کی بنا پر بہت ضروری ہے کہ یہ ایوان اس مسئلہ پر غور کرے اور حکومت کی راہنمائی کرے کہ وہ کس طرح قومی وقار اور قومی ضروریات کی روشنی میں اسے face کرے۔

یہ الگ مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسی کا دوسرا پہلو، پاکستان کی نیوکلیئر پالیسی ہے۔ اور یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ امریکہ اس معاملے میں متضاد پالیسی اختیار کئے ہوئے ایک طرف ہندوستان، ساؤتھ افریقہ اور اسرائیل ہے جن کے ایٹمی کام ان کو نظر نہیں آتے بلکہ ڈھکے چھپے اور کھلے ان کی مدد کی جاتی ہے اور دوسری طرف پاکستان ہے کہ بار بار اس کے کان مروڑے جاتے ہیں اس بات پر ہم سے وعدے لیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ تم ہر سال ہمیں سرٹیفکیٹ دو اور انسپکشن کراؤ، یہ بڑی متضاد پالیسی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب یہ بات اس مقام تک پہنچ گئی ہے جہاں قومی غیرت اور قومی وقار سامنے آتا ہے امریکہ کے یہ مطالبات ایک تماشہ بن گئے ہیں اس لیے ہمیں اس مسئلے کو دلیری کے ساتھ face کرنا چاہیے اور ہمیں ایک ایسی حکمت عملی اختیار کرنی چاہیئے کہ جس کی بنا پر ہم اپنی معیشت کو، اپنی سیاست کو اپنے ملک کو اپنے وسائل سے ترقی دے سکیں۔ جو وسائل ہمارے پاس موجود ہیں ان کے استعمال کے لیے بھی صحیح راستے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم وہ راستے اختیار

نہیں کر رہے ہیں۔

اب جس تیسرے ڈائمنشن کا اضافہ ہوا، اس پر میں چاہوں گا کہ وزیر متعلقہ روشنی ڈالیں کہ کیا یہ درست ہے کہ امریکی سینیٹ کی اس کمیٹی نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس ملک میں احمدیوں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ۱۹۸۴ء آرڈیننس کے تحت جو اقدام کئے گئے ہیں انہیں وہ human rights کے خلاف سمجھتے ہیں اور جب تک پاکستان ان کے خلاف اپنا رویہ نہ بدلے وہ مدد دینے پر کچھ نہ کچھ پابندیاں لگاتے رہیں گے میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کی وضاحت ہو اور یہ تینوں پہلو ایسے ہیں کہ جن کی وضاحت ہو اور اس بنا پر لازماً اس ایوان میں اس پر غور کرنا چاہیئے۔

یہ ایک فوری مسئلہ ہے یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اس کا تعلق ملک کی سالمیت سے ہے اس لیے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اس پر غور نہ کریں میں چاہوں گا کہ حکومت آگے بڑھے اور یہ بات کہے کہ ہم خود اس مسئلے پر غور کرنے کو تیار ہیں وقت کا تعین کرے تاکہ یہ ایوان اس مسئلے کے سارے پہلوؤں کے اوپر غور کر کے حکومت کی رہنمائی کر سکے، قوم کے جذبات کو پیش کر سکے ملک کے لیے بھی اور ملک سے باہر بھی۔ اس لیے کہ اس کا اثر خود امریکہ کی پارلیمنٹ پر بھی ہوگا۔ امریکہ کی پارلیمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ وہ تو عوام کی نمائندہ ہے لیکن پاکستان میں عوام اور اس کے نمائندے موجود نہیں ہیں اور ہم مجبور ہیں کہ ان کے dictates کے اوپر چلیں۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ اس لیے اس فورم کو استعمال کرنا چاہیئے اور پارلیمنٹ کا یہ کام ہے کہ پاکستان کے عوام کے جذبات اس مسئلے کے بارے میں ظاہر کرے اور پھر حکومت ان جذبات کا احترام کرتے ہوئے ایسی پالیسی اختیار کرے کہ جس میں اگر اس قسم کی شرائط کے ساتھ امریکی امداد

[Prof. Khurshid Ahmed]

اگر یہی ہے تو ہمیں اس کو امریکہ کے منہ کے اوپر پھینک دینا چاہیئے ۔ آپ نے صحیح کہا کہ میں زیادہ اشعار استعمال نہیں کرتا ہوں لیکن اقبال ؒ نے صحیح کہا تھا کہ ؎

؎ اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب رانا صاحب ۔

Mr. Chairman: Rana Naeem Mahmud Khan.

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you very much Sir. Can I take the liberty with your permission to read out a written statement on this matter.

Mr. Chairman: Please do. It is quite an important matter.

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Sir. I will first deal with the motion moved by Maulana Sami-ul-Haq. The motion, relates to the suspension of aid. Sir, apart from the other reasons, the honourable Member in his statement has referred to the conditions being attached to the continuation of U.S. assistance to Pakistan. Specifically the one requiring the US President to certify annually that Pakistan has made significant and demonstrated progress in restoring full civil and religions rights to minorities and removing restrictions on freedom of religion. Sir, I would like to stress in this regard that the imposition of this condition is just a recommendation by the congressional committee subject to approval by the full Congress. Congressional deliberations of our package aid is not yet over. I would therefore, like to advise the honourable Member that it may not be appropriate to pre-judge the final outcome of the congressional action on our package aid and start discussing conditions which have not yet been formally legislated by the Congress. I would like to mention, however, that the Government of Pakistan is in contact at the highest level with the USA authorities and has already indicated its strong opposition to such proposed conditions. We have expressed our

dismay that such conditions should not be contemplated against a democratic Government which can take legitimate pride in having restored full civil liberties and fundamental rights, a fact, which has been unreservedly commended by the United States. There is also a wide recognition that there is no persecution of any one in Pakistan on the basis of religion.

Sir, I must also all the same clarify the import of this proposed condition to the aid. It does not impeach our policies. It is a matter between the US President and the Congress. Such assurances and certificates seeking mutual satisfaction about various aspects of national policy or receipt of US assistance are not uncommon in the US legislative system.

Sir, I would now take up the adjournment motion of Senator, Kausar Niazi. At the outset let me stress that the Government of Pakistan is as dismayed and anguished as the honourable Member at the proposed suspension of US Aid to Pakistan. However, I would like to clarify that the move to suspend aid is not final and conclusive. It is only a recommendation of the House Appropriation's Committee which requires approval by the full Congress. As the congressional action to pass a foreign bill (aid bill) for the coming financial year has not been completed yet, the final outcome of the proposed suspension remains uncertain. But as pointed out by the Foreign Minister in response to a similar adjournment motion in the Senate on 3rd of August, 1987, the relevant Congressional Committee has no doubt acted with undue haste in trying to implicate Pakistan in a case which has not yet undergone due process of law. As the House was informed by the Foreign Minister neither the Government of Pakistan nor any of its agencies has sponsored any violations of the export laws of the United States. Sir, since the full discussion of this issue has already taken place in the Senate, I would not deem it appropriate to repeat the Government of Pakistan's position. I would only mention that in our continuing contact with the US Administration and the Congress we have been underlining that threat of suspension of aid would defeat the very ends it hopes to achieve.

[Rana Naeem Mahmud Khan]

Sir, recently a six members delegation of M.N.As' and Senators concluded a very extensive round of meetings with congressional leaders. The state department officials and the media forcefully and wrongly projected our position. They have been given a clear impression that US is committed to preservation of close and mutual supportive relation with Pakistan. We, therefore, hope that as the Appropriation Committee's recommendation is subjected to further scrutiny in the Congress and ways will be found to strengthen this relationship rather than to erode it.

I would like to assure the House that we will not flinch or compromise in the pursuit of our national interest and no commitment to the United States will be given or has been given that could impinge on our sovereignty and national self-respect. Sir, I would humbly request that the motion be ruled out of order under Rule 71(d) as it has already been discussed less than six months ago. Thank you Sir.

مولانا سمیع الحق : آپ کے اور میرے درمیان بہت موٹی سی دیوار حائل ہے ۔ آپ مائک ہی کاٹ دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : جی ، آواز سنائی دیتی ہے بہرحال ۔

مولانا سمیع الحق : میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ صورت حال ساری قوم کے سامنے ہے یہ فوری اور قومی اہمیت کا مسئلہ ہے ۔ آپ اگر ایوان کو اس پر بحث کرنے کا حق دیں تو ہم اس کے ہر پہلو پر انشاءاللہ روشنی ڈال سکیں گے ۔ حکومت بھی اس سے استفادہ کرے گی ۔ تفصیل سے وزیر خارجہ صاحب بھی اس پر موقف پیش کریں گے ایسا نہیں ہوگا کہ اس سے کوئی نقصان ہوگا ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں بھی کچھ عرض کر سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے ۔

پروفیسر خورشید احمد : یعنی وزیر محترم کا بیان بڑا اچھا ہے اور ان کے جذبات کی میں تائید کرتا ہوں ۔ لیکن جو نتیجہ انہوں نے نکالا ہے وہ میرے لیے ناقابل فہم ہے ۔ اس لیے کہ انہوں نے ٹیکنیکل اپوزیشن جو کی ہے وہ "قاعدہ ۷۱ (ڈی)

کی بنیاد پر کی ہے - اور اس بات کی انہوں نے وضاحت نہیں کی کہ مولانا سمیع الحق صاحب کی جو تحریک ہے اس میں قادیانیوں کا مسئلہ بھی ایک اہم پہلو ہے - جس پر میرے علم کی حد تک نہ سینیٹ میں نہ نیشنل اسمبلی میں بحث ہوئی ہے - تو اس بنیاد پر کہ اس پر گفتگو ہو چکی ہے اسے ریجیکٹ نہیں کیا جا سکتا - باقی جو دلائل انہوں نے دیئے ہیں اس کا تقاضا یہ تھا کہ یہ ایوان اس مسئلے پر بحث کرے - اس لیے اس کا جو فطری مطالبہ ہے اور جو logical consequence ہے آپ اس کی بنا پر اس تحریک کی تائید کیجیئے اور اس طرح موقع دیجیئے اس ایوان کو کہ اصل مسئلے کے جملہ پہلوؤں پر وہ گفتگو کرے - ہم نے امریکہ سے یہ مطالبہ کبھی نہیں کیا کہ وہ نیگروز کو مساوی حقوق دے - جو وہاں پر spainians ہیں، Mexicans ہیں ان کا کیا ہے - ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا ہم بھی کر سکتے ہیں یہ مطالبہ - اور یہ بات کہ یہ بحث ان کے اپنے Kitchen differencess ہیں اور کانگریس اور صدر کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے یہ بات درست نہیں - اس کی implications پاکستان سے تعلقات، پاکستان کی مدد اور دوسرے strategic issues جن کا تعلق اس پورے علاقے سے ہے - اس لیئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بیان کا بھی منطقی تقاضا یہ ہے کہ یہ ایوان اس مسئلے پر بحث کرے اور اس لیے میں تائید کرتا ہوں کہ ہم مولانا صاحب کی تجویز کو قبول کریں اور اس پر گفتگو کے لیے وقت مقرر کریں - شکریہ -

جناب چیئرمین : شکریہ ! اس وقت موشن کی ایڈمیسبلٹی پر بحث ہو رہی ہے جو نفس مضمون ہے میرے خیال میں اس پر کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں ہے قومی اہمیت کا معاملہ ہے اور قومی نوعیت کا معاملہ ہے لیکن عرض صرف اتنی ہے کہ اس پر بحث ہو چکی ہے - ایک موشن نہیں چھ موشن پیش کی گئی تھیں اور وہ میرے پاس ہیں - اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے مضمون

[Mr. Chairman]

بھی آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔ یہ ٹائم لے گا لیکن یہی چیزیں جن کا آج ذکر ہو رہا ہے وہ ان تحاریک میں بھی شامل تھیں ۔

First was in the name of Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir in which he said:

> "It has been reported generally in the press that the US Senate Appropriation Sub-Committee has recommended that all aid to Pakistan be suspended upto 15 January, 1988. This is yet another attempt to force Pakistan into accepting conditions not in our national interest."

Then the second was in the name of Mr. Hasan A. Shaikh;

> "I beg to move that the House be adjourned to consider a matter of urgent and general public importance, namely, the decision of the US Senate recommending that all aid to Pakistan be suspended upto 15 January in order to pressurize Pakistan into abandoning its essential power generating programme."

Yet another was moved by Mr. Shad Muhammad Khan:

> "I seek permission of the House to suspend the business of the Senate to discuss an urgent matter of public importance on the foreign policy regarding news in the press suspending the aid to Pakistan till 15th of January. This action of the US Senate has created suspicion in the minds of Pakistanis."

Then another was moved by Nawabzada Jehangir Shah Jogezai:

> "The US Senate Appropriation Sub-Committee has recommended that aid to Pakistan be suspended for 105 days. This is a direct attempt to pressurize Pakistan to abandon its peaceful policies."

And the last one, I think, was in the name of Mr. Muhammad Tariq Chaudhry:

"کہ امریکی کانگریس کے حالیہ اقدام سے پاکستان کی چھ سال پر محیط امداد کو حالیہ برس میں ایک سو پانچ دن کے لیے معطل کردیا ہے ۔ یہ اقدام نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے بلکہ ہماری قومی غیرت اور ضرورت کے بھی منافی ہے ۔"

تو ان سب کو منظور کیا گیا تھا اور ان پر پوری بحث ہو چکی ہے ۔ اب سوال یہ ہے اس پر بحث ہو چکنے کے بعد اس پر دوبارہ بحث کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں ۔ یہی feelings اور sentinments آج express ہوئے ہیں اس دن بھی بلا اختلاف یہی تھیں سوال صرف اتنا ہونا ہے کہ رولز کے تحت اسکو ہم دوبارہ لائیں یا نہ لائیں ۔ وزیر صاحب نے بھی رول کا ریفرنس دیا ہے ۔ اس میں ایک ٹیکنیکل اختلاف ہو سکتا ہے رول یہ ہے :

> "It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session or in the Assembly within the last six months."

I am not quite sure whether it has been discussed in the Assembly or not but, I think, this was such an important issue that I will be surprised if during the current session or the previous session, this issue was not discussed in the Assembly. Now, I would have admitted the motion because of its importance; because of its national character but the only thing is, will we be adding anything more to this discussion than what we have said on the previous occasions? Technically, you can say that this is another session and we had discussed it in the previous session but the subject matter of the discussion remains the same and there have been no developments since then which would justify a discussion of the same points, a repetition more or less of the same points that we have gone over in the previous session.

[Mr. Chairman]

So, this is actually the whole thing hinges on this. Now, in a way the movers have been I think, a little more clever than on the previous occasion in the sense that they have made the existing motion—the premise for the existing motion is quoted as the recommendation of the House of Representatives' Appropriation Committee. All the previous motions were based on the Senate Appropriation Sub-Committee. But there has been no difference whatsoever either in the recommendation of the House Committee or of the Senate Committee. There is no difference in the recommendation with regard to the conditions which should be imposed on the continuation of aid and that condition incidentally includes this very issue also and that was there as reported in the press when the issue last came up on 3rd August, 1987.

Maulana Samiul-Haq with his motion has attached a cutting from a newspaper which goes back to May, 1987 and the notice of that motion has been given on the 10th of September. Now, this again is مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید of which I think Maulana Samiul-Haq is quite capable of.

So, this point and this condition was all there before us whether somebody referred to it or did not refer to it. I am not quite sure but the point is that without going into the merit of the issue and possibly the point can be stretched technically also that since this is a different session it can be again discussed but I don't think we will be adding anything to the discussion or we will be adding any thing to the knowledge of the nation or we would be adding anything to the protest which this nation has registered with the United States Government and with the United States Congress. So, unless, I think the Government feels otherwise it would be a sheer waste of time. I am not going into the other technicalities of the thing. As far the motions are concerned, these are the reports of committees, the first on which discussion has taken place, was a sub-committee of the Senate, the present motions are based, as I said, rather cleverly on the reports of the House of Representative's Appropriation Committee but both these recommendations or both sets of recommendations rather will have to come to the floor of the Congress and that would be some time either this month or some time next month.

Then, in the motions themselves there are elements which in Maulana Kausar Niazi's motion—for example he says that;

> "There are other important rabbles in the continued flow of aid to Pakistan *e.g.*, the decision of the United States Congress regarding the renewed application or continued suspension after the 30th of September of the Simington amendment".

Now, if we go into those issues then the whole exercise appears pre-mature because neither the recommendations have come to the House so far nor has the House, I mean the Congress of the United States, declared its view on this. So, it is anybody's guess what is going to happen ultimately whether the aid would be continued or not continued, this condition would be imposed or not imposed. So, in that sense the motion would be pre-mature but I am not going into this. What I am saying is that in substance the subject matter of the two motions have been discussed in great detail on the basis of six motions admitted previously and whatever the technical position under the rules it would not serve any public interest if we go into that debate all over again. So, on that consideration I would just wait before I rule it out to what Maulana Sami-ul-Haq has to add further.

جی مولانا صاحب اور کچھ کہنا ہے۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! آپ نے ابتدا میں جن چھ محرکین کا حوالہ دیا میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تحاریک میں اور میری اس تحریک میں بڑا فرق ہے، اس میں جو چیز سامنے رکھی گئی ہے اس میں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ امریکہ اپنی امداد کو معطل رکھتا ہے یا بحال کرتا ہے یا اس کو موثر کرتا ہے، اگر امریکہ ان شرائط کے ساتھ اس کو معطل نہیں کرتا جاری بھی رکھتا ہے تو میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک چیز ہے، وہ امداد جو ہمارے ملک کی آزادی کو سلب کرے، اس کے اسلامی تشخص کو ختم کرے اور ہمیں اپنے مذہب اور اسلامی روایات پر چلنے کا موقع نہ دے تو

[Maulana Samiul Haq]

وہ امداد معطل نہ بھی ہو اور جاری رہے تو بھی وہ بہت زیادہ خطرناک ہے، یہ شرط جو ہے وہ ہمیں بالکل پابند بناتی ہے، ہم صحیح پالیسیوں پر عمل نہیں کر سکیں گے اور اپنے عوام کو شہری حقوق جو اسلام نے دیئے ہیں وہ نہیں دے سکیں گے۔ اس صورتحال پر دوسری تحاریک التواء میں کسی نے توجہ نہیں دی۔

جناب چیئرمین: وہ تحاریک التواء اس لیے میں نے پڑھ کر سنائیں کہ ان میں domestic policies کا ذکر ہے اس میں peaceful policies کا ذکر ہے اس میں نیوکلیئر پالیسی کا ذکر ہے، اس میں امریکی امداد، قوم کی عزت اور وقار کا ذکر ہے تو کوئی نیا نکتہ ایسا نہیں ہے جو کہ آج کی تحریک میں آئے گا جس پر ہم بحث کر سکیں گے۔ باقی ایک شخص آپ کو اگر زہر کھلانا چاہتا ہے اور آپ دانا ہیں اور جانتے ہیں تو آپ اس زہر کو قبول نہیں کریں گے۔ حکومت کا سٹینڈ پہلے بھی یہی رہا ہے، پچھلی بحث کا بھی جہاں تک میں نتیجہ سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ جس رزق سے آتی ہے پرواز میں کوتاہی تو وہ طائر لاہوتی نہ بنے، یہی چیز تھی تو میرے خیال میں اس کو رول آؤٹ کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: اس میں یہ تخصیص آجاتی ہے کہ ہم یہ شرط تسلیم نہیں کریں گے، بالخصوص جس شرط کا آپ نے ذکر کیا ہے اس سے پوری قوم کو تشویش ہے، تو اس قسم کی وضاحت ہونی چاہیئے کہ ان شرائط کے ساتھ ہم امداد قبول نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: اس وضاحت کا اظہار کیا گیا تھا، یہی communicate کیا گیا ہے، یہی تو میں آپ کو بار بار سمجھا رہا ہوں کہ حکومت کا جہاں تک تعلق ہے انہوں نے کیا ہوا ہے آخری شرائط جس کا اطلاق آپ پر امریکہ کرنا چاہے گا اس کا نہ آپ کو پتہ ہے نہ مجھے پتہ ہے وہ جب کانگریس کے سامنے آئے گا تو پھر پتہ چلے گا کہ کیا شرائط ہیں۔

So, the motion is ruled out and this finishes the more than half an hour of the adjournment motions also.

Messages—(i) The Publication of the Holy Quran Elimination of Printing Errors (Amendment) Bill, 1987
(ii) The emigration (Amendment) Bill, 1987

Mr. Chairman: I think there are messages from the National Assembly which I have to read out. One is:

> In pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973 I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Publication of the Holy Quran Elimination of Printing Errors (Amendment) Bill, 1987, on the 17th September. A copy of the Bill is transmitted herewith.

This is dated 17th and the other is dated 21st September in which again it says:

> In pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Emigration (Amendment) Bill 1987 on the 20th September 1987. A copy of the Bill is transmitted herewith.

Then, there is a motion in the name of Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Chairman: Haji Saifullah Khan Sahib.

ELECTION OF TWO SENATORS TO TWO STANDING COMMITTEES

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I move that:

(1) Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian, Senator, (2) Mr. Salim Saifullah Khan, Senator, be respectively elected as members of the following Standing Committees of the Senate:—

Standing Committee on:—

1. Production and Presidential Affairs and Commerce, Industries, Fuel, Power and Natural Resources.

2. Science and Technology, Defence and Defence Production (including Civil Aviation) Political Affairs and Communications.

Mr. Chairman: Thank you. The motion moved is:

(1) Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian, Senator, (2) Mr. Salim Saifullah Khan, Senator, be respectively elected as members of the following Standing Committees of the Senate:—

Standing Committee on—

1. Production and Presidential Affairs and Commerce, Industries, Fuel, Power and Natural Resources.

2. Science and Technology, Defence and Defence Production (including Civil Aviation) Political Affairs and Communications.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: They are unanimously elected to the respective committees.

Now, legislative business. I think we still have time.

Prof. Khurshid Ahmed: Let the Bill be moved.

THE UNANI AYURVEDIC AND HOMOEOPATHIC PRACTITIONERS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Chairman: The Bill has been moved already. Consideration of the Bill, this is the next item further to amend the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act, 1965 to be called [the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners (Amendment) Bill, 1987], as reported by the Standing Committee. It was taken up in the session, I think it was not the previous session but the session before that and the motion was accepted and we were at the second reading of the Bill.

Prof. Khurshid Ahmed: Should we not be provided with all the material again or what is the procedure?

Mr. Chairman: The motion was not opposed at that time and we came straightaway to the second reading. The papers are there attached with the notice or the working papers for today.

Prof. Khurshid Ahmed: Sir, not with the members.

Mr. Chairman: Not with the members.

میرے خیال میں وہ ہیں -

If you would look at the annexures to the Order of the Day.

Prof. Khurshid Ahmed: I do not find it in today's papers.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں پروفیسر صاحب کو کاپی دے دیں ۔

Prof. Khurshid Ahmed: It is not in today's papers, not with any one.

Mr. Chairman: No. No. The Order of the Day—it has those annexures.

Prof. Khurshid Ahmed: Do we have it? I cannot find it here. Can any other honourable Member help me?

Mr. Chairman: So we take up the clause by clause reading starting with clause 2 which pertains to the insertion of a new section 24 (A) in Act 11 of 1965. There being no amendments I will have to put the question straightaway. The question is:

> "That clause 2 pertaining to the insertion of new Section 24 (A) stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill.

We move to the next one. Clause 3.

Prof. Khurshid Ahmed: Point of Order Mr. Chairman. I think we are out of quorum.

Mr. Chairman: Out of quorum?

(Pause)

Mr. Chairman: You are right.

Prof. Khurshid Ahmed: I think the Prime Minister was kind enough to request the government party to attend the National Assembly and Senate.

Mr. Chairman: Let us ring the bell. May be they are there in the Cafetaria otherwise we will have to adjourn then.

(The bells were rung)

Mr. Chairman: No quorum Well, in that case we will have to adjourn, I think. There is no other alternative.

So the House stands adjourned to meet again on Sunday, 27th September, 1987 at five O'clock in the evening as a Private Members Day. Thank you.

[*The House adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Sunday, September 27, 1987*].

PCPPI–46(88) Senate–8-8-88 –300.